UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224585

UNIVERSAL
LIBRARY

OUP— 880—5-8-74—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. Accession No. U 2279

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

[illegible] کلام [illegible] الفوائد ۱۲۹۶

کتاب مستطاب مفید طلاب حاوی بمسائل ضروریہ الموسوم بہ

فوائد نحویہ

Checked 1978

تحفۂ عثمانیہ

مصنفہ سیبویہ زمان خلیل دوران مولوی سید نادر الدین صاحب ادام اللہ

[illegible] در مطبع محبوب شاہی [illegible] حیدرآباد دکن

فہرست کتاب

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دیباچہ		حروف جازم	۵۷	افعال شک و یقین	۹۳
بحث عوامل و تقسیم عامل	۱	حروف ناصب اسم	۶۴	افعال مدح و ذم	۹۶
تقسیم عامل بلحاظ عمل	۲	حروف ندا	۶۸	عوامل قیاسی	۱۰۰
تقسیم عامل لفظی	رر	اسمائے جازم فعل	۷۰	عوامل معنوی	۱۱۲
حروف عامل کی تقسیم	۵	اسمائے کنایات ناصب اسم	۷۲	حروف عطف وغیرہ	۱۱۵
حروف جر	رر	اسمائے افعال	۷۹		
حروف مشبہ بالفعل	۴۱	افعال ناقصہ	۸۳		
حروف ناصب فعل	۴۶	افعال مقاربہ	۸۹		

تقریظ من علا علیٰ اعلیٰ سنام اعلام علوم الادب ولسان العرب السید علی ابن ابی الحسن الموسوی الشوستری سلطان العلماء سناء الملک لازالت الاقلام خادمة لخواطره والاسماع ناظمة لجواهره

نحمدک اللّٰهم نحو حمدک بنجح من الشکر فنحانا عن احتوائه نحوا من الزمان الفکر بنحو من ینحوا الی الملام بانه انّی لک بذا وانت مستغرق فیما تحمد من النعم ففی القدرة علی الحمد نعم لا تعدّ فی الکیف والکم فکم من حامد بالحمد منعمّ فاین الحمد علی النعمّ للمنعم الا العجز والفشل والخجل عن ادائه والکسل فعلی ما لا یدرک کله لا یترک کله فالحمد له کما هو اهله والصلوة والسلام علی من اعرب الحق بلغة العرب فاعرابها برکاته استتب وعلی آله عمّال مناصب الامامة ومناصب اعمال الفخامة والکرامة وصحبه المجازین بصدقه من ساکنی تهامة الرافعین الویة النصر لمن اظلته الغمامة۔

وبعد فلما رأیت العوامل التی جمعها مفرد العلماء الفحول ونادر الفضلاء فی المعقول والمنقول فخر الاحباب والمحبین المولی السید نادر الدین فرأیتها نادرة المصنفات فی النحو مفردة المؤلفات فیه بحیث لا یلیق فیها الاثبات والمحو ولما کانت العوامل هذه بلسان الهند فعاد بهذا التعبیر یسبق تقریره کالفرند فقلت لاشباه هذا فلیحرر الکاملون ولکتابه تلوت

تقریظ لطیف مستغنی از تعریف عالم عامل و فاضل کامل عالیجناب مولانا مولوی عبد الغنی صاحب صدر مدرس عربی مدرسہ سٹی ہائی اسکول تہر گٹی بلدہ حیدر آباد ادام افضالہ و نوالہ

راقم ہیچمدان نے اس رسالہ کے متعدد مباحث دیکھے اور اونکو مطالعہ کیا بیشک یہ رسالہ اپنی وضع و ترتیب مین جدید و طلبہ مدارس تعلیمات کو بہت نافع و مفید ہے مصنف علام نے بعض بعض تحقیقات اس مین نہایت سہولیت و صفائی سے ایسے بیان کی ہین جو اکثر مروجہ رسائل نحو مین مرقوم نہین ہین جزاہ اللہ تعالیٰ عنا و عن کل من لہ المام بالعربیۃ آمین برسولہ الامین –

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر طرح کی حمد و ثنا اوس رافع سما و مبنی کنندہ زمین کو سزاوار ہے
کہ جس نے خیمہ آسمان کو بے ستون نصب کیا ہے اور بناء زمین کو
ساکن اور افلاک سیارہ کو گرد مرکز متحرک اور سبع سیارہ کو بحجر جوار
مجرور اور امہات کی تولید موالید کو آباء علوی کے عمل پر موقوف
اور نوع انسان کو بتعلیم اسما ہر مافی الضمیر کا معرب۔ اور درود و ثنا نامتناہی
ہو اوس برگزیدۂ مخلوقات پر جس نے حق کو مرفوع اور باطل کو منخفض کیا
اور فعل شرک کو بلا و لم منفی - اور ہزار ہزار رحمت ہو کلمۂ حق کے
اون رافعین پر جنہوں نے قلوب مومنین مین لوائے شریعت غرا کو

منصوب کیا - بعد حمد وصلوۃ کے کہتا ہے خادم علم سید نادر الدین
جو ایک عرصہ سے بلدۂ حیدرآباد مین بخدمت علم مصروف ہے کہ ایک
مدت سے میرے دل مین یہ خیال تہا کہ ہر چند علم نحو مین بہت سے کتب
مدون ہین و بحلی محامد ملوک زبان محلی لیکن اردو زبان مین ایک جامع کتاب
بنام آفتاب درخشان جاہ و جلال و ماہ افروزندۂ کمال حسن و حسن کمال
سکندر صولت سما مکان نواب ہمایون میر عثمان علیخان لازال ایام
دولۃ عالیۃ و قیمۃ العلم من آثار تربیۃ غالیۃ مفید عام تالیف کی جائے
کہ جس سے ہر طالب علم پورے طور پر مستفید ہو سکے - ناگاہ ملہم غیب نے
بشارت دی کہ در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست اوسوقت قلم بردا
چند اجزاء تہوڑے ہی عرصہ مین بتائید ایزد منان دبا وجود کوئی کتا
فن نہونے کے) باقبال روز افزون واراے جہان عالم غیب

عرصۂ ظہور مین آئے جو ضروری قواعد پر مشتمل و بلحاظ عبارت غیر ممل لکن یہہ عروس فکر نقاب حجاب سے اوسوقت تک سر اوٹھا نہین سکتی جب تک بالتفات جہان بان دارائے زمان اوسکا حسن دوبالا نہو لہذا اس رسالہ کا نام **فوائد نحویہ** تحیۂ عثمانیہ رکہا گیا تاکہ منظور نظر اوس روز افزون جاہ و جلال ہو کر مرکز خاطر ہر طالب کمال ہو خداوند جہان بحرمت نبی و آل اوان نونہال بوستان حکومت و سلطنت سرمدی کو ابداً مامون و محفوظ داراد آمین ثم آمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحث عوامل

(تعریف عامل) عامل وہ لفظ یا معنی ہے جسکی وجہ سے اسم یا فعل کے آخر مین کوئی جدید حالت (جیسے رفع نصب جر جزم) پیدا ہو (مثال) جاءنی زید۔ ورایت زیدا۔ مررتُ بزید۔ ولم یضرب۔ ولن یضرب امثلہ مذکورہ مین جاء نے اور رایت اور با اور لم اور لن عامل واقع ہوئے ہین۔

تقسیم عامل

عامل دو قسم پر ہے۔ لفظی اور معنوی۔ عامل لفظی وہ کلمہ ہے جسکا

تلفظ ممکن ہو - اور معنوی وہ وصف کلمہ ہے جو تلفظ مین نہ آسکے لیکن سمجھا جائے جیسے یضرب کی تجرید عوامل لفظی سے ہے یضرب مین عامل ہے

تقسیم عامل بلحاظ عمل

عامل بلحاظ عمل دو قسم پر ہے سماعی اور قیاسی - سماعی وہ ہے جسکا عمل صرف سماعت پر موقوف ہو - اور قیاسی وہ جسکا عمل کسی قاعدہ مبنی ہو جیسے فعل متعدی کا فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دینا مثل ضرب زید عمرا

بلحاظ دلالت عامل لفظی کی تقسیم

عامل لفظی تین قسم پر ہے - اسم و فعل و حرف - اسم وہ کلمہ ہے جو بلا ملائے کسی دوسرے کلمہ کے اسطرح معنی تبلائے کہ وہ معنی تینون زمانون مین سے کسی خاص زمانہ کے ساتھہ تعلق نرکھتا ہو - اور فعل وہ کلمہ ہے جو بلا ملائے دوسرے کلمہ کے اسطرح معنی تبلائے

وہ تینون زمانون مین سے کسی خاص زمانہ کے ساتہہ تعلق رکہتا ہو۔ اور حرف وہ کلمہ ہے کہ جو بلا ملائے دوسرے کلمہ کے معنی نہ تبلائے ۔

علامات اسم

غالباً علامات اسم گیارہ ہین شروع مین الف لام ہو (جیسے الحمد) یا حرف جر ہو۔ (جیسے بزید) یا آخر مین تنوین ہو (جیسے زیدٌ) یا مصغر ہو (جیسے قریش) یا منسوب ہو (جیسے بغدادی یا مسند الیہ ہو (جیسے زیدٌ قائم) یا مثنی ہو (جیسے رجلان) یا جمع ہو (جیسے رجال) یا مضاف ہو (جیسے غلام زید) یا موصوف ہو (جیسے رجلٌ عالمٌ) یا آخر مین تائے متحرکہ ہو (جیسے ضاربۃٌ) الغرض ان علامات سے ایک علامت بہی جس کلمہ مین موجود ہوگی وہ اسم سمجہا جائیگا۔

علامات فعل

غالباً علامات فعل آٹھ ہین ابتدا مین قد ہو (جیسے قد ضرب) یا سین ہو (جیسے سیضرب) یا سوف ہو (جیسے سوف یضرب) یا حرف جزم ہو (جیسے لم یضر) یا اوس کے آخر ضمیر مرفوع متصل ہو (جیسے ضربت) یا تاء ساکن ہو (جیسے ضربت) یا صیغہ امر ہو (جیسے اضرب) یا نہی ہو (لا تضرب) الغرض ان علامات مین سے جس کلمہ مین ایک علامت بہی موجود ہو وہ فعل سمجہا جائیگا -

علامت حرف

جس کلمہ مین علامات فعل یا اسم سے کوئی بہی علامت نہو وہ حرف ہوگا (جیسے من والی وغیرہ)

حروف عاملہ کی بحث جنہین حروف معانی بہی کہتے ہین

حروف عاملہ عمل کے اعتبار سے دو قسم پر ہین بعض وہ ہین جنکا ایک ہی عمل ہے اور بعض وہ کہ جنکے دو عمل ہین مثلاً فعل و اسم۔ اور اُن حروف عاملہ سے جنکا ایک ہی عمل ہے حروف جر ہین جنکی تعداد (۱۷) ہے

با[۱]۔ تا[۲]۔ کاف[۳]۔ لام[۴]۔ واو قسم[۵]۔ مذ[۶]۔ منذ[۷]۔ خلا[۸]۔ رُبّ[۹]۔ حاشا[۱۰]۔ مِن[۱۱]۔ عدا[۱۲]۔ فی[۱۳]۔ عن[۱۴]۔ علی[۱۵]۔ حتی[۱۶]۔ الی[۱۷]۔ یہہ حروف اسم پر داخل ہوکر اوس کے آخر مین حالت جری لفظاً یا تقدیراً یا حکماً پیدا کرتی ہین اور ان حروف کا عمل اونکے معمول کیطرح ایک ہی ہوتا ہے لیکن ان حروف مین سے ہر ایک بہت سے معانی کے لئے آتا ہے

مثلاً با غالباً آٹھہ معنون مین مستعمل ہوتا ہے۔ استعانت[۱]۔ زیادت[۲] الصاق[۳]۔ ظرفیۃ[۴]۔ قسم[۵]۔ تصاحب[۶]۔ تقابل[۷]۔ تعدیہ[۸]۔ استعانت

(جیسے کتبت بالقلم) (ت) مین نے قلم کی مدد سے لکھا ہے -

زائد (ولاتلقوا بایدیکم الی التھلکۃ (ت) اپنی جانون کو ہلاکت مین نہ ڈالو

یعنی ہلاکت مین مت پڑو اس مثال مین با زائد ہے یعنی اگر با نہ بھی

ہو تو بھی آیت مذکورہ کے یہی معنی ہونگے یہان حرف با کسی جدید

معنی کا مفید نہین جیسے ہل زید بقائم و زید لیس بقائم -

الصاق (جیسے مررت بزید) (ت) زید کے پاس سے میرا مرور ہوا

اس مثال مین با معنی الصاق کا مفید ہے (جیسے یہ واہ مین

(ت) اوسے درد لاحق ہے -

ظرفیت (جیسے جلست بالمسجد و بالسوق) (ت) مین مسجد یا بازار

مین بیٹھا تھا اس مثال مین با اس امر کا مفید ہے کہ مسجد یا بازار

جلوس کا ظرف (جگہہ یا مقام) ہے -

ـ

قسمؔ (جیسے باللہ لافعلن کذا (ت) خدا کی قسم ضرور یہ کام کرونگا

اس مثال مین با اسپر دلالت کرتا ہے کہ اللہ مقسم بہ ہے -

تصاحب یعنی وہ با جو مع کے معنی بتلائے (جیسے اشتریت الفرس

بسرجہ) (ت) سینے گھوڑا مع زین خریدا -

تقابل یعنی اوسپر دلالت کرتا ہی کہ میرا مجرور کسی شئی کا عوض ہے

(جیسے اشتریت الثوب بعشرۃ دراہم) (ت) اس کپڑے کو

مین نے دس درہم کے عوض خرید اہے -

تعدیہ یعنی جو فعل پہلے سے بالکل لازم ہو یا وہ فعل جو متعدی بیک مفعول

ہو یا بدو مفعول ہو تو اوسکو یہ با صرف متعدی یا متعدی بدو مفعول

یا بسہ مفعول بنا دیتا ہے (جیسے ذہبت بزید) (ت) زید کو لیگیا یہاں آئی

باکے ذہبت کی معنی صرف جانیکی تہے اور با سے ساتھہ لیجانیکی معنی ہوگئی جو متعدی

(جیسے ذہب اللہ بنورہم) (ت) اللہ انکا نور لیگیا ان معانی کے

سوا اور معانی کے لئے بہی با استعمال کیا جاتا ہے جیسے سببیت

تفدیہ - تجرید - استعطاف -

سببیت (جیسے فکلاً اخذنا بذنبہ) (ت) ہم نے گناہون کے سبب سے

ہر ایک کی گرفت کی -

تفدیہ - (جیسے بابی انت وامی) (ت) میرے مان باپ تجہپر فدا ہون

تجرید - یعنی عن کے معنون مین ہی با مستعمل ہوتا ہے (جیسے فاسئل

بہ خبیرا) ای عنہ (ت) کسی واقف کار سے اسکی نسبت پوچہہ -

استعطاف (جیسے ارحم بزید) (ت) زید پر نظر مہربانی کر بائے زائدکی

تفصیل یہ ہے کہ مبتدا پر بہی داخل ہوتا ہے (جیسے بحسبک درہم)

(ت) تجہے ایک درہم کافی ہے اور مفعول پر بہی جسکی مثال اوپر آچکی

اور فاعل پر (جیسے کفیٰ باللہ شہیدا) (ت) اللہ کافی شاہد ہے۔

تا

تا قسم کے لئے خاص ہے اور لفظ اللہ پر ہی داخل ہوتا ہے اور اوسکا فعل قسم ہمیشہ محذوف رہتا ہے (جیسے تاللہ لافعلنّ کذا) (ت) خدا کی قسم ضرور یہ کام کرونگا۔ بخلاف بائے قسمیہ کے کہ اُسکا فعل قسم کبھی محذوف اور کبھی مذکور ہوتا ہے (جیسے اقسم باللہ)

کاف

کاف سات معنوں کے لئے لایا جاتا ہے تشبیہ۔ استعلا۔ قران۔ مثل۔ زائد تاکیدی و غیر تاکیدی۔ تعلیل۔

تشبیہ (جیسے زید کالاسد) (ت) زید شیر کا سا ہے۔

استعلا۔ (جیسے کیف اصبحت) کے جواب میں کخیر ای اصبحت علی خیر

(ت) شب بخیر گذری ۔

قرآن ۔ (جیسے آیتک کما طلع الشمس) (ت) مین سورج نکلتے ہی آ ونگا یعنی طلوع آفتاب اور میرا آنا دونو ہم متقارن ہونگے ۔ اس مثال مین کما کا کاف بتلاتا ہے کہ دونون جملون کا مضمون باہم متقارن ہے ۔

تعلیل ۔ (جیسے فاذکروہ کما ہدیکم) امی لہدایتہ ایاکم (ت) اللہ کی یاد کرو بسبب اوس ہدایت کے جو اوس نے تمہین کی ہے اس مثال مین کاف لام کیطرح معنی تعلیل کا مفید ہے اور بتلاتا ہے کہ اوسکا مابعد ماقبل کی علت ہے ۔

مثل (جیسے یضحکن عن کالبرد المنہم) وہ گداختہ برف کے سے دانتون سے ہنس رہی ہین ۔ چونکہ یہ کاف اسم ہے اور اسکو

معنی مثل کے ہین اس سلئے اسپر عن داخل ہوا ہے بر و منہم دا نھون سے کنایہ ہے۔

زائد و برای تاکید (جیسے لیس کمثلہ شئی) (ت) اوسکی نظیر کی ہی نظیر نہین ہے۔

زاید و بغیر تاکید (جیسے قالوا کذا) (ت) اونہون نے یون کہا کیونکہ مقولہ قول صرف ذا کا مشار الیہ ہے کاف کو اوس مین کوئی دخل نہین صرف حسن لفظ کے لئے زاید کر دیا گیا ہے مبرد کے سوا اورون کی یہ رائے ہی کہ کاف اسم ظاہر ہی پر داخل ہوتا ہے نہ ضمیر پر پس (کہ) اور (کہا) نہ کہا جائیگا لیکن اسپر اتفاق ہے کہ جب (انّ) مشدد پر کاف آئے تو کاف اور انّ (مشدد) کے درمیان لفظ ما ضرور فاصل لایا جائیگا۔

تاکید کانؔ مشدد سے مشتبہ نہو اور اسوقت کاف عامل نہوگا لہذا اس لفظ ما کو کافہ عن العمل (یعنی روکنے والا عمل سے) کہا جاتا ہے اور کمانؔ پڑہا جاویگا۔

لام

لام کے بھی بہت سے معنی ہین۔ استحقاق۱۔ ملک۲۔ اختصاص۳ تعدیہ۴۔ تعلیل۵۔ نفع۶۔ بمعنی الی۷۔ استغاثہ۸۔ عاقبت۹۔ تہدید۱۰۔ وقت۱۱۔ بمعنی عن۱۲۔ بمعنی عند۱۳۔ بمعنی بعد۱۴۔ بمعنی فی۱۵۔ بمعنی من۱۶۔ بمعنی علی۱۷۔ قسم۱۸۔ تقویۃ عمل فعل یا شبہ فعل۱۹۔ تعجب۲۰۔ زاید۲۱۔ بمعنی مع۲۲۔ تاکید۲۳۔ تملیک۲۴۔

استحقاق۱ (جیسے الحمد للہ) (ت) حمد خدا ہی کو سزاوار ہے

ملک۲ (جیسے لہم جنات) (ت) باغ انہین کی ملک ہونگے۔

اختصاص۳ (جیسے لہ ما فی السموات وما فی الارض) (ت) زمین اور

آسمان کے جملہ اشیاء خاص اوسی کے ہین -

تعدیہ (جیسے یغفر لکم من ذنوبکم) (ت) تمہارے گناہ بخش دیگا

اگر لکم کا لام نہوتا تو یغفر ذ کم) کی طرف متعدی نہو سکتا -

تعلیل - (جیسے ضرب للتادیب) (ت) ادب سیکھنے کے لئے

زدوکوب کیا گیا -

نفع - (جیسے لہا ما کسبت) (ت) اون کے کسب سے اونہین کو

نفع ہے -

بمعنی الی - (جیسے وکل تجری لاجل مسمّی) (ت) ایک معین مدت تک

ہر ایک جاری رہیگا -

استغاثہ - (جیسے یا اللہ للمومنین) (ت) یا الٰہی مومنین کی

فریاد رسی کر -

۱۰ عاقبت - (جیسے لدو اللموت وابنوا للخراب) (ت) پیدائش کا انجام موت ہے

اور تعمیر کا انجام خرابی -

۱۱ تہدید - (جیسے یا لزید لاقتلنک) (ت) ای زید میں ضرور تجھے

قتل کرونگا -

۱۲ بمعنی وقت - (جیسے المستحاضۃ تتوضأ لکل صلوٰۃ) (ت) مستحاضہ

عورت ہر نماز کے وقت وضو کرے -

۱۳ اور بعد قول کے معنی عن (جیسے قال الذین کفروا للذین امنوا)

(ت) کفار نے مومنین سے کہا یہاں للذین کا لام عن کے معنوں

میں ہے -

۱۴ بمعنی عند - (جیسے لی کذا درہما دت) میرے پاس اسقدر درہم ہیں

۱۵ بمعنی بعد - (جیسے اقیموا الصلوٰۃ لدلوک الشمس) (ت) بعد غروب کے

نماز پڑھو ۔

ہفتم بمعنی فی ۔ جیسے نضع الموازین القسط لیوم القیامۃ (ت) قیامت میں موازنہ ہو گا ۔ پس لیوم کا لام فی کے معنی میں ہے ۔

ہشتم بمعنی من ۔ جیسے نحن لکم یوم القیامۃ افضل (ت) ہم قیامت کے دن تم سے افضل ہونگے ۔ پس لکم کا لام من کے معنی بتلاتا ہے

نہم بمعنی علی ۔ جیسے یخرون للاذقان (ت) وہ ٹھڈی کے بل گر پڑینگے ۔ پس للاذقان کا لام بمعنی علی ہے ۔

دہم قسم ۔ کہ جس سے تعجب بھی ظاہر ہو جیسے للہ لا یؤخر الاجل (ت) خدا کی قسم اجل نہیں ہٹیگی ۔

یازدہم تقویۃ عمل فعل یا شبہ فعل جیسے ان کنتم للرؤیا تعبرون (ت) اگر تم خوابوں کی تعبیر دو گے ۔ رؤیا کی طرف تعبرون بنفسہ متعدی ہو

للرؤیا کا لام صرف عمل تعبیرون کی تقویت کا مفید ہے - اور جیسے

ان ربک فعال لما یرید (ت) تیرا رب جو چاہے کر سکتا ہے

اس مثال مین ما یرید کیطرف فعال بنفسہ متعدی ہے لما یرید کا لام

صرف عمل فعال کی تقویت کا فائدہ دیتا ہے -

تعجب (خواہ منادی پر داخل ہو یا غیر منادی پر) جیسے یالالماءت (

کیا ہی پانی ہے اور جیسے للہ درہ شاعراً (ت) آلہی کیا ہی

شاعر ہے -

زایدہ جیسے اجار لمسلم (ت) اوس نے مسلمان کو پناہ دی

اس مثال مین مسلم کیطرف اجار بنفسہ متعدی ہے اور لام زاید -

بمعنی مع جیسے فلما تفرقنا کانی و مالکا لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معاً (ت)

جب ہم ایک دوسرے سے علیحدہ ہوئے تو باوجود مدت دراز تک

ساتھ رہنے کے معلوم ہوا کہ گویا میں اور مالک ایک رات ہی ساتھ میں رہے تھے۔ لطول اجتماع کا لام مع کے معنی میں ہے۔

مفیدہ تاکید۔ جیسے ما کان اللّٰہ لیطلعکم (ترجمہ) اللّٰہ تعالیٰ ہرگز مطلع نہیں کریگا۔ اس مثال میں لیطلع کا لام تاکید نفی کا مفید ہے۔

بمعنی تملیک۔ جیسے وہبت لزید دینارا (ترجمہ) بخشا زید کو ایک دینار بخش دیا۔ یہ لام جب اسم ظاہر پر ہو اور استغاثہ کو داخل ہو تو مکسور ہی ہوتا ہے اور سوائی یاء متکلم کے جب ضمیر پر آتا ہے تو مفتوح ہی ہوتا ہے۔

واو قسم

واو قسم اسم ظاہر ہی کے ساتھ خاص ہے جیسے والسماء والزیتون (ترجمہ) آسمان اور زیتون کی قسم اور واو کا جواب قسم کا سوال نہیں

ہوتا ہے (جیسے واللہ اخبرنی (ت) خدا کی قسم مجھے خبر دے اور اسکا فعل
قسم تا قسمیہ کیطرح ہمیشہ محذوف ہی رہتا ہے لہذا اقسم واللہ نہین
کہا جاتا۔

مذ و منذ

انکا مجرور اگر زمانہ حاضر ہو تو معنی ظرفیت کے مفید ہوتے ہین (جیسے
ما رایتہ مذ و منذ یومنا یا مذ و منذ یومک) (ت) مینے اسکو آج کے دن
نہین دیکھا اگر زمانہ ماضی ہو تو ابتدا کے معنی ہوتے ہین (جیسے ما رایتہ
مذ و منذ یوم العید او یوم الجمعۃ) (ت) مینے اوسکو عید کے یا جمعہ کے
دن سے نہین دیکھا اگر انکا مجرور متعدد اشیا ہون تو مجموعہ من و الی کے
معنی ان سے مستفاد ہونگے (جیسے ما رایتہ مذ و منذ خمسۃ ایام او خمس
لیال) (ت) مینے اسکو پانچ دن یا پانچ رات نہین دیکھا یعنی پانچ

یا پانچ رات کے ابتدا سے لیکر انتہا تک یعنی پہلے اوسکو پورے پورے
پانچ دن یا پانچ رات تک نہین دیکھا۔ سوا مبرد کے سب کا اتفاق ہے
کہ انکا مجرور اسم ظاہر ہی ہوتا ہے نہ ضمیر۔ اور نیز یہ دونون اگر ماضی کی ظرف
زمان ہون تو انسے اول مدت کے معنی مراد ہوتے ہین (جیسے مارایتہ
مذ و منذ یوم الجمعہ) (رت) مین نے عدم رویت کا ابتدائی زمانہ روز جمعہ ہو
اور اگر اسم ظرف زمانہ حاضر کے یا متعدد زمانون کے معنی ہین ہون تو انسے
مطلق مدت کے معنی لئے جاتے ہین اسکی مثال بھی اوپر آچکی ہے ان
دونون کا بکسر میم بھی پڑھنا جائز رکھا گیا ہے۔

رُبَّ

رُبَّ زیادہ تر معنی تکثیر کا مفید ہوتا ہے اور تقلیل کا کم۔ غالباً مجرور رُبَّ
اسم نکرہ موصوفہ ہوتا ہے (جیسے رُبَّ رجل کریم لقیتہ) (رت) مین نے ملاقات

کبھی شخصوں کے ساتھہ بہت یا کم ہوئی ہے - یا ضمیر مبہم مفرد مذکر جسکی تمیز نکرہ منصوبہ ہو اور بصریئن کے نزدیک وہ تمیز نکرہ عام ہے خواہ وہ نکرہ مفرد مذکر ہو یا مونث یا تثنیہ ہو یا جمع (جیسے ربہ رجلاً و ربہ رجلین و ربہ رجالاً و ربہ امرأة و ربہ امرأتین و ربہ نساءً) کوفیئن کے نزدیک ضمیر اور تمیز ضمیر کا باہم توافق شرط (ربہ رجلاً و ربہما رجلین و ربہم رجالاً و ربہا امرأة و ربہما امرأتین و ربہن نساءً) ضمیر مبہم وہ ضمیر ہے کہ جسکا مرجع تمیز ہی سے ظاہر ہو -

نکرہ - وہ اسم ہے جو غیر معین پر دلالت کرے (جیسے رجل و امرأة (ت) کوئی ایک مرد - کوئی ایک عورت - بعد واو کے رُبَّ کا اکثر اضمار کیا جاتا ہے خواہ مجرور اوسکا ضمیر ہو یا اسم ظاہر (جیسے و بلدة لیس بہا انیس الا الیعافیر و الا العیس) (ت) بہت بلدہ ہین کہ اونمین سوا گوسالہ اور سفید اونٹون کے کوئی انیس نہین - جب مجرور اوسکا ضمیر ہو تو بعد فا کے

رب کا اضمار کم ہوتا ہے لیکن اگر ظاہر ہو تو اوسوقت مضمر کیا جاتا ہے جیسے

فمثلک قد طرقت حبلٰی (ومرضعا) یعنے تجھ جیسے بہتون کو مارا ہے۔ پس فمثلک

مین فا کے بعد رب مضمر ہے جس سے کثرت کے معنی سمجھے جاتی ہین اور کبھی بل کے

بعد بھی رب مضمر کیا جاتا ہے جیسے بل بلدۃ ذی صعد و اصباب (دمبد) کثرت

ہین ایسے بلدہ کہ جن مین نشیب و فراز ہے - رب ترکیبی اور اعرابی امور مین

زائد ہوتا ہے گو معنی کے لحاظ سے زائد نہین ہوتا لہذا اسکا مجرور فعل کا بعد

گاہے مفعول محلاً منصوب ہوتا ہے اور گاہے مرفوع محلاً مبتدا۔

نیز رب کے بعد لفظاً یا معنیً فعل ماضی کا ہونا ہی لازم ہے رب کا مجرور کبھی مفعول محلاً منصوب

یا مبتدا محلاً مرفوع ہوتا ہی اسکی مثال یہ ہے جیسے رب رجل کریم لقیتہ یا رب رجل کریم لم اد قبہ

مثال اول مین فعل ماضی لفظاً ہے اور مثال ثانی مین معناً۔ اور رب کے

کبھی لفظ ما بھی ملحق کیا جاتا ہے جس سے وہ اپنے عمل سے باز رہتا ہے

(جیسے رُبَّمَا و الذین کفروا)

رُبَّ کی لفظی تحقیق

اخفش اور کسائی کا قول ہے کہ رُبَّ اسم ہے۔ لیکن اوروں کا بیان ہے کہ وہ حرف جر ہے رُبَّ حرف ہو یا اسم اس میں سولہ[16] لغت ہیں۔

(اول) رائے مضمومہ باے مفتوحہ مشددہ و تائے متحرکہ (جیسے رُبَّتَمَا)

(دوم) رائے مضمومہ باے مفتوحہ مخففہ و تائے متحرکہ (جیسے رُبَتَمَا)۔

(سوم) رائے مضمومہ باے مفتوحہ مشددہ و تائے ساکنہ (جیسے رُبَّتْ)

(چہارم) رائے مضمومہ با مفتوحہ مخففہ و تائے ساکنہ (جیسے رُبَتْ)۔

(پنجم) رائے مفتوحہ باے مفتوحہ مشددہ و تائے متحرکہ (جیسے رَبَّتَمَا)

(ششم) رائے مفتوحہ با مفتوحہ مخففہ و تائے متحرکہ (جیسے رَبَتَمَا)

(ہفتم) رائے مفتوحہ با مفتوحہ مشددہ و تائے ساکنہ (جیسے رَبَّتْ)

ہشتم) رائے مفتوحہ یائے مفتوحہ مخففہ و تائے ساکنہ (جیسے رَیَتْ)

نہم) رائے مضمومہ و یائے مفتوحہ مشددہ بدون تا (جیسے رُیَّ)

دہم) رائے مضمومہ و یائے مفتوحہ مخففہ بدون تا (جیسے رُیَ)

یازدہم) رائے مفتوحہ و یائے مفتوحہ مشددہ بدون تا (جیسے رَیَّ)

دوازدہم) رائے مفتوحہ و یائے مفتوحہ مخففہ بدون تا (جیسے رَیَ)

سیزدہم) رائے مضمومہ و یائے مضمومہ مشددہ بدون تا (جیسے رُیُّ)

چہاردہم) رائے مضمومہ و یائے مضمومہ مخففہ بدون تا (جیسے رُیُ)

پانزدہم) رائے مضمومہ و یائے ساکنہ (جیسے رُیْ)

شانزدہم) رائے مفتوحہ و یائے ساکنہ (جیسے رَیْ)

خلا - حاشا - عدا

یہ تینوں استثنا کے لئے بولے جاتے ہیں جیسے جاء نی القوم خلا

(حاشا زید و عدا زید) (ت) میرے پاس سوا زید کے سب قوم آئی

حاشا - گاہ تنزیہ کے معنون مین آتا ہے لیکن ہمیشہ اسم ہی ہوتا ہے

جیسے حاشا اللہ اور (حاشا للہ) (ت) اللہ پاک ہے اور وہی پاک ہے

خلا و عدا - اکثر فعل ماضی کے معنون مین مستعمل ہوتے ہین اس صورت مین

انکا مابعد بنابر مفعولیت منصوب ہوتا ہے جیسے جاءنی القوم خلا زیداً

و عدا زیداً اور یہ دونون حال ہونے کی وجہ سے محل نصب مین ہے

جسکے معنی یہ ہوتے ہین کہ قوم میرے پاس اس حالت مین آئی کہ زید سے

خالی تھی یا زید سے متجاوز -

من

من کئی معنون مین مستعمل ہوتا ہے اکثر کسی شئے (جیسے سیر وغیرہ) کی

ابتداء مکانی بتلاتا ہے جیسے سرت من البصرة الی الکوفة (ت)

(ت) بصرہ سے کوفہ تک کی مین نے سیر کی - اور گاہے ابتداء زمانی جیسے
سرت من المساء الے الصباح) (ت) شام سے صبح تک مین نے سیر کی
اور گاہے یہ بتلاتا ہے کہ میرا مجرور کسی دوسری شئی کا بیان ہے لیکن بلحاظ
اعراب اسکے مجرور کے ساتھ حال ہو کر محلاً منصوب ہوگا جسکی یہ علامت ہے
کہ مجرور کے مقام پر اگر اسم موصول لایا جاوے تو معنی صحیح رہتے ہیں جیسے
فاجتنبوا الرجس من الاوثان) (ت) رجس یعنی اوثان سے بچو - اوثان
جو مجرور من سے ہے رجس کا بیان ہے اور من الاوثان کے مقام پر اگر
الذی ہو الاوثان کہا جاوے تو وہی معنی ہونگے جو من الاوثان سے مفہوم
ہو رہے ہین -

اور من کے مقابل اگر الے بولا جاوے جیسے مثال مذکورہ بالا مین تو من
معنی ابتدا ہی کے بتلاویگا -

اور کبھی یہ بھی بتلاتا ہے کہ میرے مجرور سے بعض مراد ہے جسکی یہ علامت ہے کہ اگر کلمہ بعض اوس کے مقام پر بولا جائے تو یہ بھی وہی معنی دیگا۔ جیسے اخذت من الجواہر (ت) مین نے بعض جواہر لئے۔

اور یہ بھی بتلاتا ہے کہ مجرور میرا فعل قسم کا مقسم بہ ہے۔ جیسے النار فی الشتاء خیر من اللہ ورسولہ (ت) خدا اور رسول کی قسم جاڑون مین آگ بھلی معلوم ہوتی ہے۔

یہ بھی بتلاتا ہے کہ میرا مجرور کسی فعل کا سبب ہے جیسے مما خطیاتہم اغرقوا (ت) یہ سبب اپنے گناہون کے غرق کئے گئے ہین اس مثال مین خطیاتہم جو مجرور من ہے غرق کا سبب ہے۔

یہ بھی بتلاتا ہے کہ میرے مجرور سے کسی دوسرے کو نسبت دیگئی ہے جیسے یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ (ت) اے علی! مجھ سے

تجھے وہ نسبت ہے کہ جو ہارون کو موسی سے تھی اس مثال مین
موسی کا من بتلاتا ہے کہ میری مجرور سے کسی دوسرے کو نسبت دیگئی ہو
یہ بھی بتلاتا ہے کہ میرا مجرور کسی کا بدل ہے جیسے ارضیتم بالحیوۃ الدنیا
من الاخرۃ) (ت) کیا تم حیات دنیا پر راضی ہو بعوض حیات آخرت کے
اور یہ بھی بتلاتا ہے کہ میرے مجرور سے ایک دوسری شئی منتزع ہوتی ہے
جیسے لقیت من زید اسداً (ت) مین ملا ہون شیر جیسے زید سے یعنی
جس سے شیر منتزع ہوتا ہے - اور من زاید بھی ہوتا ہے جیسے ماجاءنی
من رجل من احد) اور (جیسے لقد جاءک من نباء المرسلین) (ت) بیشک پہونچی ہو
تیرے پاس رسولون کی خبر - ان تینون مثالون مین من زاید ہے کیونکہ
بغیر من کے بھی وہی معنی مفہوم ہوتے ہین جو من کے ساتھ مفہوم ہوتی ہین

فی

بتلاتا ہے کہ میرا مجرور کسی فعل وغیرہ کا ظرف زمان یا مکان ہے (جیسے جلست فی المسجد وسرت فی الیل) اور گاہے مجازی ظرفیت بھی بتلاتا ہے (جیسے لکم فی القصاص حیوۃ) (ت) قصاص مین تمہاری حیوۃ ہے قصاص کا ظرف حیوۃ ہونا مجاز ہے کیونکہ قصاص درحقیقت نہ اوسکا ظرف مکان ہے نہ ظرف زمان

علی کے معنی کا بھی مفید ہوتا ہے (جیسے لاصلبنکم فی جذوع النخل) (ت) ضرور تمہین نخل کی شاخون پر سولی دونگا۔

اور بتلاتا ہے کہ مجرور میرا کسی کی علت ہے (جیسے المرءۃ ادخلت النار فی ہرۃ) (ت) عورتین بلی کی وجہ سے آگ مین ڈالی جاتی ہین۔

اور مع کے معنی مین بھی آتا ہے (جیسے فخرج علی قومہ فی زینتہ) (ت) مع آرائش کے قوم پر نکل آیا یہ فی مع کے معنون کا مفید ہے۔

اور غیر فاضل اور مفضول کے درمیان جب آئے تو بتلاتا ہے کہ مجرور پکا دوسری شئی کا قیاس کیا گیا ہے جیسے فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الآخرۃ الا قلیل (ت) متاع آخرت کی نظر کرتے متاع دنیا کی بہت کم ہے - پس حقیقت آخرت فاضل ہے اور حیات دنیا مفضول -

اور الی کے معنی بھی بتلاتا ہے جیسے ردوا ایدیھم فی افواھھم ای الی افواھھم (ت) اونکے ہاتھوں کو اونکے موںہہ کی طرف الٹ دو -

اور عوض دوسرے فی کے بھی آتا ہے جیسے ضربت فی من رغبت ای من رغبت فیہ -

عن

بتلاتا ہے کہ مجرور سے کوئی شئی متجاوز ہے خواہ اس سے جدا ہو یا نہو جیسے رمیت السھم عن القوس و اخذت عنہ العلم (ت) پہینکا میں نے تیر کمان سے

اور لیا مین ہنے اوس سے علم کو - یہ عن تبلاتاہے کہ قوس سے تیر جدا ہوا ہی

اور اُس سے علم متجاوز لیکن تیر کی طرح جدا نہین ہوا -

اور یہ بھی بتلاتا ہے کہ مجرور کسی کی علت ہے (وما نحن بتارکی الھتنا عن

قولک) (ت) ہم تیرے کہنے کی وجہ سے اپنے خداؤن کو چھوڑنے

والے نہین ہین یہ عن بتلاتا ہے کہ (قولک) عدم ترک کی علت ہے -

یہ بھی بتلاتا ہے کہ مجرور بدل ہے کسی شئے کا (جیسے یوما لاتجزی نفس عن نفس

شیئا) (ت) اوس دن سے بچو جس مین کوئی کسی کی طرف سے کچھ

بھی عوض و بدل نہوگا - (عن نفس) کا عن عوض بدل کے معنی بتلاتا ہے

من کے معنون مین بھی آتا ہے (جیسے ہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ)

(ت) وہ وہ ہے جو بندون کی توبہ قبول کرتا ہے (عن عبادہ) کا عن

من کے معنی بتلاتا ہے -

عن اسم بھی ہوتا ہے جو بعد یا جانب کے معنی بتلاتا ہے جسکی یہ علامت ہے
کہ اوس پر من یا علے داخل ہو (جیسے لترکبن طبقاً عن طبق) (ت) البتہ سوار
ہوگے تم بروز قیامت ایک حالت پر دوسری حالت کے بعد اور جیسے
من عن یمینی تارۃ و امامی) (ت) دہنے جانب سے کبھی اور سامنے سے
کبھی اور (جیسے مررت علے عن یمین) (ت) گذرا مین دہنی جانب پران
دونون مثالون مین عن جانب کے معنی بتلاتا ہے اول پر من داخل ہے
اور ثانی پر علے۔

علی

فوقیت کے معنی بتلاتا ہے (جیسے زید علی السطح) (ت) زید سطح پر ہے
اور (جیسے علیہا و علی الفلک تحملون) (واجد علی النار ہدے) (ت)
اون پر اور کشتیون پر تم سوار کئے جاتے ہو۔ مین آگ پر ہدایت پاونگا۔

ضررؔ کے معنی بھی بتلاتا ہے جیسے علیہا ما اکتسبت (ت) اون کو کسب کا

وبال اونھین پر ہے۔

اورؔ بتلاتا ہے کہ مجرور میرا کسی شئی کی علت ہے جیسے ولتکبروا اللہ علی ما

ھدیکم (ت) اللہ کو بڑا جانو اوس ہدایت کی وجہ سے جو اوس نے تمھین

کی ہے۔

عنؔ کے معنی بھی بتلاتا ہے جیسے رضیت علی العلم ای عن العلم

(ت) علم سے خوش ہوا ہون مین۔

ظرفیتؔ کے معنی بھی بتلاتا ہے جیسے دخل المدینۃ علی حین غفلۃ ای

فی حین غفلۃ (ت) غفلت کی حالت مین شہر مین داخل ہوا۔

اورؔ علی محذوف کی عوض علی زائد بھی آتا ہے جیسے لن تجد یوم القیامۃ

علی ما یتکل الاحب اہل البیت ای ما یتکل علیہ (ت) قیامت کے دن

بجز حب اہل بیت کے کوئی اعتماد کی شئی تو نہیں پائیگا اس مثال مین (علی ما) کا علی علیہ محذوف کے علیٰ کا عوض ہے۔

مع کے معنی کا بھی مفید ہوتا ہے (جیسے ویطعمون الطعام علی حبہ) ای مع حبہ (ت) اوسکی محبت کے ساتھہ کھانے کھلاتے ہین۔

لکن کے معنی بھی بتلاتا ہے (جیسے جاء زید علی ان اباہ میت) زید آیا لیکن اوس کا باپ مرا ہے۔

با کے معنی کا مفید ہوتا ہے (جیسے حقیق علی ان لا اقول علی اللہ الا الحق) (ت) حق یہی ہے کہ خدا کے روبرو بجز حق کے اور کچھہ نہ کہون اس مثال مین (علی ان لا اقول) کا علی بان لا کے معنون مین ہے یعنی حقیق بان لا اقوال

علی پہ من داخل ہو تو فوق کے معنی دیتا ہے (جیسے سقط زید من علی الجدار)

(ت) زید دیوار پر سے گرا۔

حتّیٰ

انتہا کے معنی بتلاتا ہے (جیسے نمتُ البارحۃ حتّی الصباح) (ت) رات کو

صبح تک میں سویا۔

اور اکثر مع کے معنی بھی بتلاتا ہے جیسے قرأت وردی حتّی الدعاء (م

میں نے اپنا وظیفہ مع دعا کے پڑھا۔

اور کبھی یہ بھی بتلاتا ہے کہ مجرور مابعد اسکی کی علت ہے جیسے اسلمت حتّی

ادخل الجنۃ) (ت) دخول جنت کے لئے مسلمان ہوا ہون۔

اور کبھی استثنا کے لئے بھی آتا ہے (جیسے جاء نی القوم حتّی زید) (ت)

میرے پاس سوا زید کے قوم آئی۔

الیٰ

اکثر کسی شئی کی انتہا بتلاتا ہے جیسے سرت من البصرۃ الی الکوفۃ (ت) بصرہ سے کوفہ تک کی میں نے سیر کی۔

اور کبھی مع کے معنی بھی بتلاتا ہے جیسے لا تاکلوا اموالھم الی اموالکم (ت) مت کہا او نکے مال کو اپنے مال کے ساتھ۔ یعنی اون کے مال کو اپنے مال کا سامت سمجھو۔

اور نیز لام کے معنی بتلاتا ہے جیسے الیک الامر ای لک الامر (ت) تجھے اختیار ہے۔

اور عند کے معنی کا بھی مفید ہوتا ہے جیسے رب السجن احب الی ای عندی (ت) ای رب میرے قیدخانہ مجھے پسند ہے اور جیسے رب الصوم احب الی (ت) ای رب میرے روزہ مجھے پسند ہے

اوڑ فی کے معنی بتلاتا ہے (جیسے لیجمعنکم الے یوم القیامۃ) ای فی یوم القیامۃ (ت) قیامت مین تمہین ضرور ہی جمع کریگا۔

غیر مشہور حروف جارہ کا بیان

نحویون نے چار حروف جارہ اور بہی بتلائے ہین جو عام بول چال مین نہین آتے۔

منجملہ اون کے ایک کی ہے جسکا مجرور ما ہے جو ای کے معنی دیتا ہے اور غرض اور غایت پوچھنے کے لئے کیما بالالف اور کبھی کیمہ بہائے ہوز بولا جاتا ہے جیسے کیمہ قلت ای لا ئی قلت (ت) کس غرض کے لئے تو نے کہا۔

اوڑ دوسرا عیلی نحوی کے پاس کلمہ (لات) جسکا مجرور زمان ہوتا ہے اور مثل لائے نفی کے اپنے ابعد کی نفی کرتا ہے (جیسے لات حین کذا) (ت) نہین وقت ایسا یعنی ایسا وقت نہین ہے۔

تیسرا سیبویہ کے نزدیک لولا ہے جب اوس کے ساتھ ضمیر مجرور متصل ہو جسکے معنی بوجود غیر امتناع شی کے ہوتے ہین (جیسے لولاک لما خلقت الافلاک)

(ت) اگر تیری ایجاد مقصود نہو تی تو ہرگز نہ پیدا کرتے ہم آسمانون کو (و لولا انتم لکنا مؤمنین) (ت) اگر تم نہوتے تو ہم مؤمن ہوتے یعنی تمہارا وجود ہمارے مومن نہونے کا سبب ہے۔

چوتھا بنی عقیل کے لغت مین لعل ہے (جیسے لعل ابی المغوار منک قریب)

(ت) شاید ابی المغوار تجھ سے قریب ہو

جار و مجرور کا حکم

ہر جار کے لئے ضرور ہے کہ اوسکا کوئی متعلق ہو مثل فعل یا شبہ فعل یا مأول بشبہ فعل یا معنی فعل کی طرف مشیر ہو (جیسے انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم) پہلا جار انعمت سے متعلق ہے اور دوسرا غیر المغضوب سے جو

شبہ فعل ہے۔

اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم تفضیل شبہ فعل کہلاتے ہیں۔

ماول بہ شبہ فعل کی مثال (ہو الذی فی السماء الٰہ) (ت) وہ وہ ذات ہے

جو آسمانوں میں الہ ہے فی السماء (الٰہ) سے متعلق ہے جو معبود کے معنوں میں ہے

یعنی ماول بشبہ فعل قول شاعر (اسد علیّ وفی الحرب نعامۃٌ) (ت) شیر ہے

مجھ پر اور جنگ میں نعامہ (شتر مرغ) ہے (علی) اسد سے متعلق ہے

جو (جری) کے معنی میں ہے اور فی (نعامہ) سے جو جبان (نامرد) کے

معنی میں ہے۔

معنی فعل کی طرف مشیر کی مثال (جیسے مالزید فی الدار) ای ما یصنع زید

فی الدار لزید کا لام اور فی الدار کا فی (یصنع) سے متعلق ہے جس کی

طرف لفظ (ما) مشیر ہے۔

اگران مذکورہ امور سے کلام مین کوئی بہی موجود ہو تو جار کا اوس سے ربط ضرور دیا جائیگا ورنہ کلام مین کوئی نہ کوئی اون سے مقدر مانا جائیگا۔ (جیسے زید فی الدار) ای ثبت او ثابت فی الدار لیکن چند حروف جارہ ایسی بھی ہین کہ جنکو متعلق کی ضرورت نہین ہے جیسے رُبَّ لولا۔ حاشا۔ لات۔ عدا۔ لعل۔

ف

حروف جر کو بعض مواضع مین محذوف کر کے اوس کے مجرور کو منصوب کر دیا جاتا ہے (جیسے واختار موسیٰ قومہ) ای من قومہ (ت) بعض کو اپنی قوم سے موسیٰ نے چن لیا۔

اور انَّ مشدد اور مخفف سے حذف جار قیاساً جائز ہے (جیسے لاریب ان القیامۃ حقٌ) ای فی انّ القیامۃ حقٌّ (ت) بیشک قیامت کے ہونے مین کوئی شک نہین اور (جیسے ایاک ان تحذف) ای لیعذ نفسک من

ان تحذف دت ، خرگوش کے مار اگرانے سے اپنے نفس کو بچا۔ گا آئے

حذف حرف جر کے بعد مجرور کو بحالت جری باقی رکھتے ہین جیسے بعد

واو و بل اور فا کی اضمار رب جسکا بیان پہلی آچکا ہے اور کبھی دوسرے اسم کے ہمسائگی کی وجہ سے

بھی اسم مجرور ہوا کرتا ہے جسے مجرور بجر جوار کہتے ہین د وامسحوا برؤسکم و

ارجلکم ، ارجل کا جر محض رؤس کی مجاورت سے پڑھا گیا ہے ورنہ اسکا عطف

ایدیکم پر ہے جس سے ارجل کا منصوب پڑھنا لازم ہے جیسے مفسرین نے لکھا ہے۔

جر جوار دو مقام پر نادر وقلیل طور پر پڑھا گیا ہے صفت کے مقام پر یا تاکید کے

مقام پر مثال اول د بعید جیسے عذاب یوم محیط وحور عین ، مثال ثانی د جیسے غلام

زید نفسہ ، حور عین کا جر جو عذاب پر معطوف ہے جوار محیط کی وجہ سے ہی ایک

قرات مین پڑھا گیا ہے اور نفسہ کا جر جو غلام کی تاکید ہے جوار زید کی

وجہ سے پڑھا گیا ہے۔ **تمت بحث حروف الجارۃ**

دان عوامل کی بحث جنکی دو مختلف عمل ہین منجملہ اونکے وہ حروف عاملہ ہین جنہین حروف مشبہ بالفعل کہا جاتا ہے اس خیال سے کہ عمل و معنی مین فعل سے مشابہت رکھتے ہین مثل۔ اِنَّ۔ اَنَّ۔ لیتَ۔ لعلَّ۔ لکنَّ۔ کانَّ۔ مَا۔ لَا۔ کیونکہ عمل انکا مثل فعل رفع و نصب ہے اور معنی تحقیق و ترجی و تمنیت ولیس کے بتلاتی ہین

لکن اَنَّ مشددہ مفتوحہ و مکسورہ مین اتنا فرق ہے مفتوحہ جملہ کو مفرد کی معنی مین کردیتا ہے بخلاف مکسورہ کے۔ گو تحقیق کے معنی مین دونون مساوی ہین دجیسے بلغنی اَنَّ زیدا قائم) دت) مجھے قیام زید کی خبر پہونچی۔ یہہ اَنَّ مفتوحہ بتلاتا ہے کہ جملہ زید قائم قیام زید کے معنون مین ہے دجو مفرد ہی) یہان پر مقابل جملہ ہے۔

اِنَّ مشددہ دس مقام پر مکسور رہوا کرتا ہے۔

صلہ موصول مین دجیسے جاء الذی اِنَّ اباہ قائم) دت) میرے پاس وہ آیا

جسکا باپ قائم ہے۔

واؤ حالیہ کے بعد جیسے جاء وانّ امرأۃً قائمۃٌ (ت) اوس حال مین وہ آیا

کہ ایک عورت کھڑی تھی۔

ندا کے بعد جیسے یا بُنَیَّ انّ اللہ اصطفیٰ لکم الدین، (ت) اے میرے پیارے

لڑکو! اللہ نے تمہارا دین برگزیدہ کیا ہے۔

حرف افتتاح کے بعد جیسے الا انّ اولیاء اللہ لاخوفٌ علیہم (ت)

جان لینا چاہیے کہ بیشک اولیا اللہ کو کوئی خوف نہین ہے۔

سوال کی تصدیق مین جیسے تجھ سے کوئی کہے (أ زیدٌ قائمٌ) تو تُو یون کہہ

(انّ زیداً قائمٌ) (ت) بیشک زید قائم ہے۔

جواب قسم مین جیسے واللہ انّ زیداً عالمٌ (ت) خدا کی قسم زید ضرور عالم ہے

حتیٰ کے بعد جو حتیٰ عاطفہ و جارہ کے سوا ہے جسے حتیٰ ابتدائیہ کہتے ہین

(جیسے مرض فلان حتی انہم لا یرجونہٗ) (ت) وہ شخص مریض ہے یہان تک
کہ وہ اس کے جینے کی امید نہین رکھتے۔

ابتداء کلام مین (جیسے اِنَّ اللہ غفور رحیم) (ت) بیشک اللہ مغفرت اور
رحم کرنیوالا ہے۔

قول کے بعد جو ظن و تکلم کے معنون مین نہو یعنی حکایت کے معنی تبلاے
(جیسے قال زید اِنَّ عمرًا قائمٌ) (ت) زید نے بیان کیا کہ عمرو قائم ہے
جہان پر اِنَّ مع اپنے مابعد کے خبر مبتدا ہو (جیسے زید اِنَّ اباہ قائم)
(ت) زید بیشک اوسکا باپ قائم ہے۔

ان دس مقام کی سوا اِنَّ مشدد مفتوح پڑہا جاتا ہے۔

اِنَّ مشددہ کے عمل کا بیان

اِنَّ مشددہ جملہ پر داخل ہوتا ہے کہ جسکا ایک جزو اِنَّ مشدد کی وجہ سے

منصوب اور دوسرا جزو مرفوع ہوتا ہے جیسے اِنَّ زیداً قائم) زید منصوب ہے
اور قائم مرفوع۔ منصوب کو اسم اِنَّ اور مرفوع کو خبر اِنَّ کہینگے۔

اِنَّ مکسورہ کے دونوں اسم و خبر منصوب اور گاہے دونوں مرفوع بھی ہوتے ہیں
(جیسے اِنَّ ہذان لساحران) اس صورت میں اِن مخفف ہوتا ہے مثقل
(جیسے اِن زید لمنطلق) (ت) تحقیق کہ زید چلنے والا ہے۔

چند مقام پر اِنَّ مشدد کے الف کا فتح ضروری سمجھا گیا ہے ایک بعد مضاف کے
(جیسے اعجبنی اشتہار اَنَّکَ قائم) (ت) تعجب میں ڈالتی ہے مجھے تیرے
قیام کی گواہی۔

دوسرا جہان پر اَنَّ کا مابعد فاعل ہو (جیسے بلغنی اَنَّکَ نائم) (ت) مجھے
تیرے سونے کی خبر پہونچی۔

تیسرا جہان پر اَنَّ کا مابعد مفعول ہو (جیسے کرہت اَنَّکَ قائم) (ت)

تیرے قیام کو مکروہ جانتا ہون -

چوتھا مبتدا پر (جیسے یظنون انہم ملاقوا ربہم) (ت) وہ گمان کرتے ہین کہ انکو

رب اے بیشک ملینگے

اِنَّ مکسورہ کبھی نَعَم کے معنی مین آتا ہے لکن اسوقت عامل نہین ہوتا ہے

(جیسے اِنّ ہذان لساحران) (ت) ہان بیشک یہ دونون ساحر ہین

بنی تمیم و بنی قیس انَّ مفتوحہ کے ہمزہ کو عین سے بدلکر عنَّ پڑہتے ہین (جیسے

اشہد انَّ محمداً) کے مقام پر عنَّ محمداً پڑہتے ہین -

کانَّ مشدّدہ

اپنے اسم کی اپنی خبر سے تشبیہ تبلاتا ہے (جیسے کان زید اسدٌ)

(ت) گویا زید شیر ہے یعنی زید جرأت مین شیر کے مشابہ ہے -

اور کبھی خبر مین شک ہی تبلاتا ہے خواہ خبر مشتق ہو یا جامد (جیسے کانک قائم)

(ت) شاید تو قائم ہو۔

بعض کا خیال ہے کہ خبر کانّ جامد ہو تو مفید تشبیہ ہے اگر مشتق ہو تو مفید شک لیکن حق بات پہلی ہی ہے۔

لکنّ

لکنّ اُس وہم کو دفع کرتا ہے جو کلام سابق سے پیدا ہو جیسے ما زیدٌ شجاعاً لکنہ کریمٌ (ت) زید شجیع نہیں لیکن کریم ہے چونکہ کرم ہی شجیع کا کام ہے اسلئے نفی شجاعت سے یہ وہم ہوا کہ شاید کریم ہی نہو۔ پس متکلم نے یوں دفع کیا کہ کریم ہے یعنی شجاعت کی نفی سے کرم کی نفی لازم نہیں آتی کیونکہ شجیع کو کرم لازم ہے مگر کریم کو شجاعت لازم نہیں ہے۔

لیت

بتاتا ہے کہ میرے مابعد کی باشتیاق آرزو کیجاتی ہے خواہ ممکن ہو یا ناممکن

(لیت السلطان یکرمنی) (ت) کاش سلطان مجھپر کرم کرتا (لیت الشباب یعود)
(ت) کاش جوانی پھر آتی یا (لیت ایام الصبا راجعۃ) (ت) کاش بچپن کا زمانہ عود کرتا
لیت کبھی اپنے اسم و خبر دونوں کو نصب دیتا ہے (جیسے پہلا اوپر کی مثال)

لَعَلَّ

کسی ممکن امر کی توقع کا مفید ہوتا ہے خواہ مخوف ہو یا مرغوب (جیسے لعل الساعۃ
قریب و لعل الحبیب یجالسنی) (ت) کاش قیامت قریب ہے - کاش
دوست میرے پاس بیٹھتا -
لعل مین پانچ لغت ہین سکون لام اخیر (جیسے لَعَلْ) تشدید لام ثانی
بحذف لام اول (جیسے عَلَّ)
ابدال لام ثانی بنون ساکنہ مع حذف لام اول (جیسے عَنْ)
تبدیل لام ثانی بنون مشدد (جیسے لَعَنَّ)

تبدیل عین بالف وتبدیل لام ثانی بنون مشدد (جیسے لَأَنَّ)۔

ان حروف مشبہ بالفعل کے اخیر مین جب لفظ ما لاحق ہو (جیسے انّما۔ کانّما۔

لکنّما۔ لعلّما۔ لیتما۔ تو ان حروف کا اپنے عمل سے باز رہنا ہی جائز ہے پس

اس صورت مین ان کے اسم وخبر کو بنا بر مبتدا وخبر ہونیکے مرفوع پڑہنا ہی

جائز ہے (جیسے کانما زید اسدٌ)

ما ولا

یہ دونون معنی وعمل کے لحاظ سے لیس کے مشابہ ہین جو برعکس حروف مذکورہ بالا

کے اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہین (جیسے ما زیدٌ قائماً ولا زید

قائماً) لکن سوا اہل حجاز کے کوفیئین خبر کو ہی مرفوع پڑہتے ہین مگر حجازئین کے

لغت پر قران ناطق ہے (جیسے ما ہذا بشراً) (ہ ت) یہ بشر نہین ہے۔

اسم ما پر اگر خبر اوسکے مقدم ہو تو اوسکا نصب ناممکن ہوگا جیسے کہ اسکی خبر پر

اِلّا داخل ہو یا بعد ما کے اِن مخففہ زاید ہو (جیسے ما قائم زید و ما محمدٌ الا رسول و ما اِن زید قائم)

لا اسم نکرہ ہی کا عامل ہوتا ہے لیکن وہ بھی شاذ و نادر (جیسے لا ریب فیہ) بخلاف ما کے کہ وہ اسم نکرہ و معرفہ دونون مین عمل کرتا ہے (جیسے ما رجل بجاہل و ما زیدٌ بنائم)

اون حروف کا بیان جو حرف ناصب فعل ہین

یہہ حروف چار ہین - اَنْ - لَنْ - کَیْ - اِذَنْ - اِن چارون کا عمل حرف فعل مضارع کا نصب ہے (جیسے ان یفعل و لن یفعل و کی یفعل و اذن یفعل - پس انکا معمول فعل مضارع اور عمل انکا محض نصب ہے -

اَنْ

چونکہ اَنْ مضارع کو معنی مصدر مین کر دیتا ہے لہذا اسے اَنْ مصدریہ

کہا جاتا ہے (جیسے اَنْ تصبرو اخیر لکم) (ت) تمہارا صبر کرنا تمہارے واسطے اچھا ہے۔

لفظ مین حذف اَنْ مع رفع مضارع کے بھی درست ہے (جیسے تسمع بالمعیدی خیر من ان تراہ) (ت) سن لینا تیرا معیدی کو اس بہتر ہے کہ تو اوسے دیکھے (جیسے نام رستم بہ از رستم)۔

نیز سات چیزون کے بعد اَنْ کی تقدیر جائز ہے۔

(۱) حتی کے بعد بشرطیکہ حتی بمعنی غایت یعنی انتہا یا سببیت کا مفید ہو (جیسے اسیر حتی تطلع الشمس) ای ان تطلع (ت) سیر کرونگا طلوع شمس تک و (اسلمت حتی ادخل الجنۃ) (ت) اسلام لایا مین دخول جنت کے لئے

دوسرا لام کے بعد بشرطیکہ وہ سببیہ ہو (جیسے قام زید لیذہب) ای لان یذہب (ت) اٹھا زید جانے کے لئے۔

تیسرا لام جحد کے بعد جو کان منفی کی خبر ہو خواہ وہ کان لفظاً ہو یا معناً (جیسے ماکان لیعذبہم) ای لان یعذبہم (ت) وہ عذاب نہیں دیگا (لم یکن لیفعل) ای لان یفعل (ت) نہین فعل کریگا وہ۔

چوتھا لام زائدہ کے بعد جو امر کے بعد آئے (جیسے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس) ای لان یذہب عنکم الرجس (ت) اللہ ضرور چاہتا ہے کہ تم سے رجس یعنی گندگی دور کرلے۔

پانچوان فاء سببیہ کے بعد جو امر یا نہی کے بعد آئے (جیسے زرنی فاکرمک) ای فان اکرمک (ت) مجھ سے مل تجھپر کرم کرونگا و (لاتشتمنی فاضربک) ای فان اضربک (ت) مجھے گالی مت دے سبب تجھے مارونگا۔

نفی یا استفہام یا تحضیض یا تمنی یا عرض کے بعد واقع ہو (جیسے ماتاتینا

نحمد شنا) رت) تو نہین آتا کہ ہم سے باتین کرے و داین بیک فاز و رکن)

رت) تیرا گھر کہان ہے بتا کہ مین آؤن ورلو لا اخرتنی الی اجل قریب

فاصدق) رت) کاش مجھے تو مہلت دیتا تھوڑی مدت تک کہ مین

تصدیق کر لیتا و دلیت لی مالاً فانفقہ) رت) کاش میرے پاس مال

ہوتا کہ مین صرف کرتا (الا تنزل بنا فتصیب خیرا) رت) تو کیون ہمارے

یہان نہین اُترتا کہ تیرا بھلا ہوتا ۔

استفہام کے معنی ہین نامعلوم و نا فہمیدہ بات کسی سے پوچھنا ۔

تحضیض ۔ کسی کو کسی امر پر ورغلانا اور آمادہ کرنا ۔

تمنی ۔ باظہار محبت مطالبہ کرنا ۔

عرض ۔ باظہار عجز مطالبہ کرنا ۔ اِن سب کی مثالین اوپر آچکی ہین

چھٹا ۔ واو جمع کے بعد ۔ لیکن اس شرط سے کہ وہ بعد اون سات

چیزون کے واقع ہو کہ جنکے بعد فا کا وقوع شرط ہے یعنی امر۔ و نہی۔ و نفی۔ و استفہام۔ و تحضیض۔ و تمنی۔ و عرض (جیسے کہ لا تاکل السمک و تشرب اللبن) (مت کہا مچھلی دودھ پینے کے ساتھ (یعنی دودھ مچھلی مت جمع کر) اس مثال مین تشرب جو بعد واو عاطفہ جمع کے واقع ہے منصوب بتقدیر اَن ہے۔

ساتوان او س عاطف کے بعد جسکا معطوف علیہ اسم ہو (جیسے اعجبنی ضرب زید و تشتم۔ اعجبنی ضرب زید فتشتم۔ اعجبنی ضرب ثم تشتم۔ اعجبنی ضرب زید او تشتم) ان مثالون مین تشتم جو گالی دینے کے معنی مین ہے بتقدیر اَن منصوب ہے جو اوس عاطف کے بعد ہے جسکا معطوف علیہ (ضرب زید) یعنی اسم ہے۔

اور (او) جو الّا یا الی کے معنون مین ہو اوسکے بعد بھی کبھی اَن

مقدر ہوا کرتا ہی (جیسے لالزمنک او تعطینی حقی) ای الی ان و الا ان تعطینی حقی (ت) ضرور تیرا پیچھا لئے رہونگا یہان تک کہ تو میرا حق مجھے دیدیوے یا مگر تو میرا حق دیدیوے -

لن

لن مضارع کی تاکید اور معنی مستقبل کا مفید ہوتا ہے (جیسے لن یضرب)

کے

کی جسکے اول اگر لام متصل ہو تو اَن کے معنی کا مفید ہوگا (جیسے لکے لایعلم) (ت) تاکہ وہ نہ جانے -

اگر اوسکے اول لام متصل نہو تو کے معنی تعلیل کا مفید اور جارہ ہوگا اور اسکا مابعد بتقدیر ان منصوب (جیسے اسلمت کے ادخل الجنۃ) اور نیز کے کے آخر الحاق ما کافہ (جو عامل کو عمل سے مانع ہوتا ہے) ہی

جائز سمجھا گیا ہے (جیسے اسلمت کیما ادخل الجنۃ)

اِذَنْ

فعل مستقبل کو نصب دیتا ہے اور بتلاتا ہے کہ منصوب میرا کسی کا جواب وجزا ہے جیسے تجھ سے کوئی یون کہے (انا آتیک غداً) (ت) مین تیرے پاس کل آونگا تو تو یون اوسے جواب دے (اذن اکرمک) (ت) اوسوقت تجھپر اکرام کرونگا پس اذن اکرمک) کا اذن تبلاتا ہی کہ اکرمک کسی سوال کا جواب ہے۔

اذن کے نصب دینے کی دو شرطین ہین ایک یہ کہ اسکے مابعد کا ماقبل پر اعتماد نہو اعتماد کی تین صورتین ہین۔

ایک یہہ کہ اسکا مابعد اسکے ماقبل کی خبر ہو (جیسے انا اذن اکرمک) کیونکہ اکرمک انا مقدم کی خبر ہے۔

اور دوسری یہ کہ مابعد اسکا شرط مقدم کی جزا ہو (جیسے ان جئتنی اذن اکرمک) کیونکہ اکرمک جزا ہے ان جئتنی شرط مقدم کی (ت) اگر تو میرے پاس آئیگا تو مین تجھپر کرم کرونگا۔

تیسرے یہ کہ اسکا مابعد قسم مقدم کا جواب ہو (جیسے واللہ اذن اکرمک) (ت) خدا کی قسم آب مین تجھپر احسان کرونگا اکرمک جواب ہے واللہ کا جو اذن پر مقدم ہے۔ ماقبل پر اعتماد رکھنے کے یہ معنی ہین کہ مابعد اذن کا ماقبل کی خبر یا جزا یا جواب ہو۔

اور دوسری شرط یہ ہے کہ اذن اور فعل کے درمیان کوئی فاصل نہو جیسے تجھ سے کوئی یون کہے (آتیک) تو تو یون جواب دے (اذن اطال اللہ عمرک اکرمک) کیونکہ ان سب صورتون مین اذن ضعیف العمل ہونے کی وجہ سے اپنا عمل نہین کرسکتا پس ان صورتون

مضارع مرفوع ہی رہیگا ۔

حروف جازم کا بیان

حروف جازم پانچ ہین ۔ اِنْ ۔ لَمْ ۔ لَمَّا ۔ لَامِ امر ۔ لَامِ نہی جو فعل کو جزم دیتے ہین ۔

اِنْ

ان مضارع منفی بلا پر داخل ہو تو نون لام مین مدغم ہو جاتا ہی جس سے اوسکی صورت (اِلَّا) استثنائیہ سے مشتبہ ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے ناواقف کو دونون مین تمیز دشوار ہوتی ہے (جیسے الاتنصروہ فقد نصرہ اللہ) (ت) اگر تم مدد نہ کروگے اوسکی تو اللہ بیشک اوسکی مدد کریگا ۔ (الاتغفرلی وترحمنی اکن من الخاسرین) (ت) اگر تو میری مغفرت اور مجھپر رحم نہین کریگا تو مین خاسرین سے ہونگا ان دونون مثالون مین الا دراصل اِنْ لا ہے لکن نون لام مین مدغم ہے

ان مفید شرط ہوتا ہے یعنی ایک شئی کا دوسری شئی سے تعلق بتلاتا ہے

جیسے ان جئتنی فاکرمک یعنی تجھپر میرا اکرام تیرے آنے ہی تعلق رکھتا ہی

اور نیز فعل مضارع کو غالباً جزم دیتا ہے اور گاہے عمل نہین بہی کرتا

(جیسے فاعبد ربک کانک تراہ فان لم تکن تر فانہ یراک) (ت)

خدا کی اسطرح عبادت کرگویا تو اوسکو دیکھہ رہا ہے اگر یہ خیال نکرے

تو تو یہ خیال کر کہ وہ تجھے دیکھہ رہا ہے ان لم تکن کا ان عمل نہین کرتا

اِن کے ذیل مین دو جملون کا ہونا ضروری ہے جن مین سے ایک فعل شرط

اور دوسرا جزاء شرط ہو یعنی ایک وجود و عدم دوسرے کے وجود

وعدم کی شرط ہو۔

اور (ان) وقوع شرط مین شک بتلاتا ہے جیسے ان تذہب اذہب (ا)

(ب) اگر تو جائیگا تو مین بہی جاونگا۔ اگر فعل شرط وجزا دونون فعل

مضارع ہون تو دونون کو جزم دیگا اگر صرف پہلا فعل مضارع ہو تو بھی

جزماً جزم ہی دیگا اگر صرف ثانی مضارع ہو تو رفع وجزم دونون درست ہونگے (جیسے ان تذہب ذہبت ان ذہبت اذہب) مثال اول مین تذہب کا جزم لازم ہے اور مثال ثانی مین اذہب کا رفع وجزم دونون صحیح ہین اگر جزاء شرط ماضی متصرف بغیر قد کے ہو تو جزا کا مدخول فاء ہونا لازم ہے (جیسے ان جئتنی فغنی ما اکرمک ان اکرمت زیدا فلیس زید یکرمک ان یسرق فقد سرق اخ لہ من قبل) (ت) اگر اوسنے چوری کی ہے تو اوسکے بھائی نے بھی بیشک پہلے چوری کی ہے (دوا ان کان قمیصہ قد من قبل فصدقت) (ت) اگر اوسکا قمیص سامنے سے پھٹا ہے تو وہ سچی ہے ۔

جزاء ان اگر مضارع مثبت بے سین وسوف ہو یا منفی بلا تو جزا پر فا کا لانا اور نہ لانا دونون جائز ہین (جیسے ان تذہب اذہب ان ضربتنی فلا اضربک ولا اضربک ۔

اور علاوہ ان دونون کے فاء جزائیہ کا لانا لازم ہے (جیسے ان کرمنی فسوف اکرمک وفسا کرمک وان یضرب فلن یضربک علی ہذا القیاس اگر جزائے شرط امر یا نہی یا استفہام یا تمنی یا عرض یا جملہ اسمیہ یا قسم ہو تو جزا پر فار کا لانا لازم ہوگا (جیسے ان جاءک فاضربہ او فلا تضربہ - ان جاءنی فاضربہ ان ادرکت حبیبا فلیت الشباب یعود (ت) اگر دوست مل جائے تو شاید جوانی عود کرے (ان شئت خیرا تنزل بنا تصیب خیرا) (ت) اگر بھلائی چاہتا ہے تو تو ہمارے پاس رہا کر تا کہ تیرا بھلا ہو۔

ان شرطیہ کبھی فعل کے ساتھ (سوا نفی کے) سات چیزون کے جواب مین جنکا ذکر اوپر آچکا ہے بغیر فاء جزائیہ کے مقدر ہوا کرتا ہے (جیسے زرنی اکرمک) ای ان تزرنی اکرمک — (لا تذر اکرمک) ای ان لا تذرنی اکرمک (لیت لی مالا انفقہ

ای ان یکان لی مال انفقتہ۔

عرض۔ (الا تنزل بنا تصب خیرا) ای الا ان تنزل بنا تصیب خیرا

تخصیص۔ (لولا اخرتنی الے اجل قریب) ای لولا ان اخرتنی۔

قسم (واللہ تذہب اذہب) ای ان تذہب اذہب۔ ان

مثالون کا پہلے ترجمہ آچکا ہے۔

لم ولما

مضارع کو جزم دیتے ہین اور نیز مضارع کو ماضی منفی کے معنی مین

کر دیتے ہین۔ لکن لما نفی دوامی کا مفید ہوتا ہے اور فعل منفی

کی رجا کا مفید۔

اور گاہے فعل منفی اسکا محذوف ہی ہوتا ہے بخلاف لم کے رجا

کی مثال (قام الامیر ولما یرکب) (ت) اٹھہ کہڑا ہوا امیر حالانکہ

ابہی سوار ہی نہین ہوا لیکن آیندہ اسکے سواری کی امید کیجاتی ہے

حذف کی مثال (ندم زید و لما ینفعه) (ت نادم ہوا زید حالانکہ ندامت سے اوسی کبھی نفع نہوا۔

اور لما سے لم اس امر مین مستثنی ہے کہ اسپر ادوات شرط داخل ہوتے ہین لہذا ان لم تضرب ما ضرب کہینگے اور ان لما تضرب ما ضرب نہین کہینگے اور لم جب لا کے معنون کا مفید ہو تو مضارع کو جزم نہین دیتا (جیسے یوم الصلیف لم یوفون بالجار) (ت صلیف کے روز او نہون نے اپنے ہمسایہ سے وفا نہین کی یہ لم لا کے معنون مین ہے لہذا اُسنے عمل جزم جو اسقاط نون ہے نہین کیا۔

لام امر و لای نہی

لام امر مکسور ہی ہوتا ہے لیکن سلیم نحوی اسکے فتح کو بھی جائز رکھتا ہے اس صورت مین لام امر و لام ابتدائیہ مین جزم کے لحاظ سے

فرق ہوگا نہ اپنی ذاتی حرکت سے ۔

اور بعد (واو) اور (فاء) اور (ثم) کے ساکن ہی ہوتا ہے (جیسے ثم لیقضوا الیوفوا نذورہم) (فلیضحکوا قلیلا) (ت) پھر وہ قضا کریں اور وہ نذریں وفا کریں ۔ پس وہ کم ہنسیں ۔

علاوہ امر حاضر معروف کے اول میں ہی لایا جاتا ہے اور گاہے مقدر ہو کر فعل کو مجزوم کرتا ہے (جیسے لکن یکن للخیر منک نصیب) (ت) لکن تجھے ہی البتہ خیر سے کوئی حصہ ہوگا اس مثال میں یکن در اصل لیکن ہے ۔

لای نہی

لای نہی اور اس کے فعل کے درمیان گاہے فاصلہ ہی ہوتا ہے (جیسے لا زید یضرب) (ت) نہ مارے زید ۔

نحویین کا بیان ہے کہ متکلم کے صیغوں پر بہ نسبت امر کے لای نہی

کم آتا ہے۔

ان حروف کا عمل صرف جزم ہے اور معمول صرف فعل اور اونکو حروف

جزم کہتے ہین۔

حروف ناصب اسم سات ہین

واوٗ۔ یاؔ۔ ہمزہ۔ الّا۔ ایاؔ۔ اَیؔ۔ ہیاؔ۔ ان حروف کا عمل صرف نصب ہے

اور معمول اسم۔

واوٗ

بنا بر قول شیخ عبد القاہر یہہ وہ واوٗ ہے جو مع کے معنی کا مفید ہوتا ہے

جسکے منصوب کو مفعول معہ کہتے ہین۔ جیسے استوی الماء والخشبۃ

دت، پانی لکڑی کے برابر ہے۔

الّا

الا ستثنا ہے کہ ما بعد میں اکسی دوسری شئی کے حکم سے مستثنی ہے
اوس دوسری شئی کو مستثنی منہ کہتے ہین ۔

مستثنی مین عمل الا کی یہ شرط ہے کہ کلام مین ایک ایسا اسم مذکور یا
مقدر ہو جس سے اسم منصوب کا استثنا صحیح ہو مگر یہ لازم نہین
مستثنی منہ الا سے پہلے ہی ہو بلکہ عام ہے اس سے کہ ما قبل ہو یا ما بعد
(جیسے جاءنی القوم الا زیدا جاءنی الا زیدا القوم) ۔

حکم مستثنی کا بیان

مستثنی منہ کے حکم ایجابی سے اگر استثنا ہو تو مستثنی مین استثنا
حکم نفی کا مفید ہوگا اور حکم نفی سے اگر استثنا ہو تو حکم موجب کا مفید
اور مستثنی اگر مستثنی منہ مین استثنا سے پہلے داخل ہو تو اوسے
مستثنی متصل کہتے ہین اگر پہلے سے داخل نہ ہو تو اوسے مستثنی

منقطع (جیسے جاء نی القوم الا زیدا) زید حکم قوم مین لفظ الا کے ذکر سے پیشتر داخل ہے (جاءنی القوم الا حمارا) حمار الا کے ذکر سے پہلی داخل نہین ہے ۔

وہ کلام کہ جسمین مستثنی منہ مذکور ہو یا نہو خواہ وہ موجب ہو یعنی نفی و استفہام و نہی نہو یا غیر موجب یعنی ان تین چیزون مین سے کسی ایک پر مشتمل ہو تو مستثنی منصوب ہی ہو سکتا ہی (جاءنی القوم الا زیدا) (ت) سب قوم آئی مگر زید نہ آیا (ماجاءنی القوم الا زیداً) (ت) میرے پاس قوم سے کوئی نہین آیا مگر زید آیا (ما جاء القوم الا زیدا) (ت) کیا قوم بجز زید کے آگئی (لا تشتم القوم الا زیدا) (ت) قوم کو گالی مت دے ۔ مگر زید کو گالی دے ۔

اگر مستثنی منہ محذوف ہو خواہ کلام موجب ہو یا غیر موجب تو مستثنے

اعراب سے مستثنیٰ معرب ہوگا یعنی وہ موقع رفع یا نصب یا جر میں ہو تو مستثنیٰ بھی مرفوع یا منصوب یا مجرور ہوگا اور اس قسم کے مستثنیٰ کو مستثنیٰ مفرغ کہتے ہیں جیسے قسم اول کو غیر مفرغ ۔

مستثنیٰ مفرغ کی مثالیں ۔ ماجاءنی الا زید (ت) سوا زید کے کوئی نہیں آیا ۔ مارأیت الا زیدا (ت) زید کے سوا کسی کو میں نے نہیں دیکھا ۔ ومامررت الا بزید (ت) میں زید کے سوا کسی اور کے ساتھ نہیں گیا قرأت الا یوم کذا

چونکہ استثناء یا لا اثبات سے نفی اور نفی سے اثبات کا مفید ہوتا ہے لہٰذا علی عشرۃ سے علی التوالی واحد تک استثنا کرنے سے پانچ عدد حاصل ہوتے ہیں جیسے علی عشرۃ الا تسعۃ الا ثمانیۃ الا سبعۃ الا ستۃ الا خمسۃ الا اربعۃ الا اثنین الا واحداً (ت) میرے ذمہ ۱ میں

مگر نو نہین ہین لکن آٹھہ ہین مگر سات نہین ہین لکن چھہ ہین مگر پانچ نہین ہین لکن چار ہین مگر دو نہین ہین لکن ایک ہے جسکا حاصل پانچ عدد ہوئے

حروف ندا کا بیان اور وہ پانچ ہین

حروف ندا وہ ہین جو دوسرے کو بلانے کے لئے موضوع ہین اور جسکو پکارا جاتا ہے وہ منادی کہلاتا ہے۔

یہہ حروف منادی کو نصب دیتے ہین بشرطیکہ وہ مضاف ہو یا مضاف کے مشابہ یا نکرہ غیر معینہ۔

مضاف وہ اسم ہے جسکی دوسری کیطرف بتقدیر حرف جر نسبت ہو خواہ وہ حرف جر فی ہو یا لام یا من

مشبہ بالمضاف وہ اسم ہے جو تکمیل معنے مین غیر کا محتاج ہو (جیسے طالعاً جبلاً)

امثلہ منادی جیسے یا غلام زید و یا طالعاً جبلاً و یا رجلاً ۔ ان مثالوںمین

(یا) حرف ندا اور غلام زید طالعاً جبلاً ۔ اور رجلاً منادی ہین ۔

ہمزہ قریب کے لئے بولا جاتا ہے اور ایا مثل آیا و ہیا بعید

کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور ای متوسط اور قریب و بعید

سب کے لئے بولا جاتا ہے ای کے ہمزہ کا بالمد پڑہنا بہی جائز ہے ۔

آ ۔ بالمد بہی حروف ندا مین شمار کیا گیا ہے جو دور سے پکارنے

کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ۔

شیخ عبد القاہر کے نزدیک یہ حروف اسم ہین عمل نصب کرتے ہین

اور سوا شیخ کے اوروں کے نزدیک وہ فعل ہی ہے جسکے

قائم مقام حروف ندا لائے جاتے ہین مثلاً یا زید ادعو زید آ

کے قائم مقام ہے ۔

اور مستثنیٰ مین ناصب بتوسط الّا فعل ہے مثلاً جاء فی القوم الا زیداً

مین ناصب بتوسط الا فعلِ جاء فی ہے لکن قول شیخ ظاہر ہے

اور یہہ تکلف ـ

اسماء جازم فعل ۹ ہین

مَن ـ مَا ـ مَہمَا ـ اَیٌّ ـ حَیثُمَا ـ اِذمَا ـ مَتیٰ ـ اَینَمَا ـ اَنّیٰ ـ یہہ ہو ال لفظی

جو ان شرطیہ کی طرح معنی شرط کے مفید ہوتے ہین جنکے لئے

شرط و جزا کا ہونا لازم ہے ـ

ان اسماء سے مَن و مَا ـ و اَیٌّ معنی شرطیت ہی کے مفید

ہوتے ہین ـ

اَیٌّ ـ و مَن ـ ذوی العقول کے لئے اور ما ذوی العقول و غیر

ذوی العقول دونون کے لئے مستعمل ہوتا ہے ـ

حیثما - اینما - انیّٰ - ظرف مکان ہین - اور جہا - متیٰ - اذما - متیٰ ظرف

زمان یعنی وہ تینون بتلاتے ہین کہ ہمارا مدلول کسی فعل کا ظرف

مکان ہے اور یہ تینون بتلاتے ہین کہ ظرف زمان ہے مثلاً

(من یضربنی اضربہ) (ت) جو مجھے مارےگا مین اوسے مارونگا

(ایہم یضربنی اضربہ) (ت) جو اونمین کا مجھے ماریگا مین اوسے

مارونگا (ما تفعل افعل) (ت) جو تو کریگا مین بہی کرونگا (حیثما تذہب

اذہب) (ت) جہان تو جائیگا مین بہی وہان جاونگا (اینما تجلس

اجلس) (ت) جہان پر تو بیٹھیگا مین بہی بیٹھونگا (انی تقعد اقعد)

(ت) جہان تو بیٹھیگا مین بیٹھونگا (جہا تسر اسفر) (ت) جب تو سفر

کریگا مین بہی سفر کرونگا (اذ ما تاکل اکل) (ت) جب تو کہائیگا

مین بہی کہاونگا (متی تجئ اجی) (ت) جب تو آئیگا مین بہی آونگا

ان اسما کا عمل جزم ہے اور معمول فعل مضارع اور معنی شرطیہ مع ظرفیت کے یا مع استفہام کے مفید ہوتے ہین جیسے من وما و اتّٰی۔

اون اسماء نکرہ کا بیان جو دوسرے اسم کو بنا بر تمیز نصب دیتی ہین

ناصب اسم نکرہ چار اسم ہین اور وہ نکرہ منصوب ان چار کی تمیز ہوتا ہے۔

تمیز وہ اسم ہے۔ جو دوسرے اسم کے ابہام کو رفع کرے (جیسے اشتریت رطلا زیتا) (ت) ایک رطل زیتون مین نے خرید کیا۔ (بعت کیلاً برّاً) (ت) ایک پیمانہ گیہون مین نے فروخت کیا ان مثالون مین زیتاً و برّاً دونون رطل و کیل سے ابہام جنسی کو رفع کرتے ہین پس ان چار اسم ناصب کو مبہم ممیز بالفتح کہین گے اور اسم نکرہ منصوب کو اونکی تمیز۔

نحویان چار سے کے پہلا اسم عدد سے یعنی احد عشر سے تسع و تسعین تک جیسے
احد عشر رجلاً - اثنا عشر رجلاً - ثلاثۃ عشر رجلاً اربعۃ عشر رجلاً خمسۃ عشر
رجلاً - ستۃ عشر رجلاً - سبعۃ عشر رجلاً ثمانیۃ عشر رجلاً تسعۃ عشر رجلاً عشرون
رجلاً احد و عشرون رجلاً اثنان و عشرون رجلاً ثلاثۃ و عشرون رجلاً علی ہذا القیاس ثلاثون اربعون خمسون
ستون - سبعون ثمانون - تسعون تک - پس جب ان کے ساتھہ
احد سے لیکر تسع تک کو بذکر واو عطف ترکیب دیجائے تو یہ سب
اپنے مابعد کے اسم نکرہ کو بنا بر تمیز نصب دینگے لیکن احاد کی عشر کے ساتھہ
ترکیب بتقدیر واو ہوگی اور عشرون سے تسعون تک کی ترکیب احاد کی ساتھہ
بذکر واو اور عشرون سے لیکر تسعون تک کو عقود کہتے ہین -

اور نیز باستثناء اثنا عشر کے احد عشر سے لیکر تسعۃ عشر تک دونون
جزو مرکب کے مبنی بر فتح ہونگے اور اثنا عشر کا پہلا جز معرب اور دوسرا

مبنی بر فتح - اور مذکر کے لئے اثنا عشر تک دونون جزو بلا تاء ہونگے
اور تسعة عشر تک پہلا جزو بتاء اور مونث کے لئے اثنا عشر تک
دونون جزو مونث اور ثلاث عشرة سے لیکر تسع عشرة تک جزو ثانی
بتاء تانیث ۔ مثلاً اثنا عشرة امراة و نسوة و رجالا کہینگے اور ثلاث
عشرة امراة و نساء و رجالاً کہینگے علی ہذا القیاس تسع عشرة تک -
اور عقود جنکا ذکر اوپر آچکا ہے تذکیر اور تانیث مین دونون مساوی ہین
لیکن ترکیب کی حالت مین جو دوسرا جزو احاد سے اسکے ساتھ ملایا
جائیگا اوسکا تذکیر و تانیث مین وہی پہلا حکم رہیگا جسکا ذکر ابھی بیان ہو چکا ہے
مثلاً مذکر کے لئے یون کہینگے احد و عشرون رجلا - واثنان و عشرون
رجلا - اور مونث کے لئے یون - احدی و عشرون امراة و اثنتان
عشرون امراة اور نیز مذکر کے لئے یون بولینگے ثلاثة و عشرون غلاماً

اور مونث کے لئے یون ثلاث وعشرون جاریۃ علیٰ ہذا القیاس

تسع وتسعین تک۔

اور دوسرا اون اسمون سے کم استفہامیہ ہے۔ اور تیسرا کاین (ا)

چوتھا کذا،

کم وکذا کی لفظی تحقیق

صحیح یہی ہے کہ کم مفرد لفظ ہے دو لفظون سے مرکب نہین

لیکن بعض کا خیال ہے کہ کاف تشبیہ و ما استفہامیہ سے مرکب ہے

یعنی الف کو گرا کر میم کو ساکن کیا گیا ہے۔

اور کذا تو ظاہر ہے کہ کاف تشبیہ و ذا اسم اشارہ سے مرکب ہے

معنوی تحقیق

کم و کذا غالباً عدد سے کنایہ ہوتے ہین یعنی کسی شئی کی تعداد مبہماً

PG U2279

(جیسے کم عبداً عندک وکذا درہماً عندی (ت) اسکے کتنے غلام ہین

تیرے پاس میرے پاس اتنے درہم ہین۔

اور کذا کبھی غیر عدد سے بھی کنایہ کیا جاتا ہے جیسے اتذکر یوم القیامۃ

وفعلت کذا وکذا (ت) کیا یاد رکھتا ہے تو روز قیامت کو حالانکہ

تو نے ایسے ایسے فعل کئے ہین۔

کم کبھی استفہام کا مفید ہوتا ہے اور کبھی خبر کا استفہام کی

مثال (سَلْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَمْ آتَیْنَاھُمْ مِنْ آیَۃٍ بَیِّنَۃٍ وَکَمْ مِنْ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنَاھَا)

(ت) بنی اسرائیل سے پوچھ کہ کسقدر آیات بینات تھین ہم نے

دی ہین اور کس قدر قریے ہمنے ہلاک کئے ہین۔

کم خبریہ کی مثال جیسے (کم دارا بنیت) (ت) اسقدر مکان ہین نے

بنائے ہین۔

اعراب تمیز کا بیان

کم خبریہ اور اسکی تمیز کے درمیان کوئی فاصل نہ ہو تو تمیز کو جر ہی دیتا ہے لہذا مثال مذکور میں کم دار بنیت پڑھنا ہی درست ہے لیکن فاصل ہو تو نصب لازم ہے جیسے (کم فی الدار رجلاً) (ت) گھر میں اسقدر مرد ہیں۔

کم خبریہ کی تمیز واحد اور جمع دونوں طرح کی ہوتی ہے جیسے (کم عبداً و عبید ملکت) (ت) بہت سے غلام یا غلاموں کا مالک ہوا ہوں میں

کم استفہامیہ کی تمیز ہمیشہ مفرد اور منصوب ہی ہوا کرتی ہے لیکن کم استفہامیہ پر کوئی حرف جر داخل ہو تو تمیز کا جر ہی درست سمجھا گیا ہے جیسے (بکم درہم اشتریت) (ت) کسقدر درہم کو تو نے خریدا۔

اور کبھی دونون کم کی تمیز پر من ہی داخل کر لیا جاتا ہے جیسے دکم

من درہم عندی، ودکم من بعید عندک، لکن بصریین کے نزدیک

کذا کی تمیز مجرور نہین ہوتی مگر کوفی کذا ثوب کو بالجر ہی جائز کہتے ہین

کاین کی لفظی تحقیق

کاین کاف تشبیہ اور ای منون سے مرکب ہے کیونکہ ای کا نون

تنوین ترکیب کی حالت مین نون اصلی ہو جاتا ہے لہذا وقف نون ہی پر

کیا جاتا ہے اور قران مین بھی اسیطرح وارد ہے۔

اور اسمین چار لغت اور بھی ہین کاء بروزن قاض، کئی بروزن ہیع

کاء عم کی طرح کاء ظبی کے وزن پر۔

معنی کاین کا بیان

کاین کم جزیہ کے معنی کا مفید ہوتا ہے اور کبھی کم استفہامیہ کے

معنون کا جیسے رہتی ہے کوئی یون کہے کہ کاین تقرء سورة الاحزاب؟

(ت) سورہ احزاب کسقدر پڑہیگا تو۔ تو یون جواب دے کہ ثلاثاً

وسبعین آیة (ت) تہتر آیتہ۔

لیکن اکثر اسکی تمیز پر من جارہ آتا ہے جیسے و کاین من آیة فی السموٰت

والارض (ت) آسمان اور زمین مین کسقدر نشانیان ہین۔

اور کبھی من نہین بہی آتا ہے۔ جیسے یہ مصرعہ لنا فضلاً

علیکم ومنتہ۔

کسقدر ہمارا تم پر احسان ہے

اسماء افعال کا بیان

اسماء افعال وہ ہین۔ جو معنی ماضی یا معنی امر کے مفید ہون اور اونکی

تعداد ۔ ہے ۶ اونمین سے اسم کو نصب دیتے ہین اور ۳ رفع

ناصب یہ ہین دونک - بلہ - علیک - حیہل - ہا - اور رافع یہ ہین
ہیہات - شتان - سرعان -

دونک دہار - دونون معنی خذ کے مفید ہوتے ہین

ہا کی لفظی تحقیق

ہا ہمزہ کے ساتھہ بالمد وقصر دو طرح سے پڑہا جاتا ہے جیسے ہاؤہا
اور دونون کے ساتھہ کاف خطاب بہی لاحق کیا جاتا ہے مذکر کے لئے
مفتوح اور مونث کے لئے مکسور جیسے ہاکِ - ہاکُما - ہاکم - ہاکُنَ
اورگاہے بلاکاف ہمزہ ہی پر تصریف جاری کردیتے ہین جیسے
ہاءَ - ہاؤُما - ہاؤم - ہاؤنَّ - چنانچہ قران مین بہی اسیطرح
وارد ہے - ہاؤم اقرءوا کتابیہ (بت) لو اپنا عمل نامہ پڑہو -
بلہ معنی دع کا مفید ہے اور علیک معنی الزم کا اور حیہل بفتح لام

جہیل کی لغوی تحقیق

یہ ۶ طرح پر پڑھا گیا ہے اول بفتح حاء حطی و یاء تحتانی مشدد و ہاء ہوز

جیسے جَہَیَّل ۔

دوم بیاء مخففہ اور چارون حروف کا فتح (جیسے جَہَیَل)

سوم بیاء شدہ اور تینون حروف کا فتح مع تنوین لام (جیسے جَہَیَّلٌ)

چھارم بسکون ہاء ہوز (جیسے جیہل ۔)

پنجم بالحاق الف بعد از لام (جیسے جَہَیَلا)

ششم بسکون یا تحتانی لام (جیسے جَیْہَل)

یہ چھون لغت متعدی بنفسہٖ ہوتے ہین اور گاہے بحرف جر

مثل باء علے والی جیسے (جہیل الصلواۃ) (سے)

آؤ نماز کو

رُوَیْدَ

امہل کے معنی کا صیغہ ہوتا ہے جیسے رُوَیْدَ زید اہاے امہل زیداً زید کو چھوڑ دے

ہیہات

بعد کے معنے میں آتا ہے جیسے ہیہات زید (ت) دور گیا زید

ہیہات کی لغوی تحقیق

بفتح وکسرہ وضمہ واسکان وحذف (تا) وقلب تا بنون بہی جائز رکہا گیا ہے اور قلب ہاء اولی بہمزہ بہی اور نیز اس تقدیر پر قلب تا با کاف یا نون یا حذف مثلاً ہیہاتَ - ہَیْہَاتِ - ہَیْہَا - ہیہان - ایہات - ایہاک - ایہان - ایہا -

شَتَّانَ

نفستان افترق کا ہم معنی ہے لہذا دو اسم پر آتا ہے جیسے شتان

زید و عمرو (ت) زید عمرو ایک دوسرے سے جدا ہو گئے ہین۔

سرعان

سرع کا ہم معنے ہے جیسے (سرع زیدٌ جلد گیا زید۔

ان نو کے علاوہ بھی اسماء افعال دریافت ہوئے ہین جن مین سی

ایک ہَلُمَّ ہے جو آت یا ایت کا ہم معنے ہے جیسے ہَلُمَّ جرّاً (ت)

کھینچتا چلا آ۔

دوسرا صَه بلا تنوین یا بالتنوین ہے جو اسکت کا ہم معنی ہی (جیسے)

صہ انت (ت) چپ رہ۔

تیسرا آمین جو استجب کے معنون مین آتا ہے مثلاً امین انت (ت)

قبول کرلے تو

افعال ناقصہ

(۱۳) یہ تیرا فعل ہین جو دو مختلف عمل کرتے ہین یعنی رفع و نصب جیسے

معمولات بھی دو ہین ایک مرفوع دوسرا منصوب مرفوع کو ان
افعال کا اسم کہتے ہین اور منصوب کو ان کی خبر۔

چونکہ یہ افعال تنہا اپنی مرفوع کے ساتھہ ملکر پورا کلام نہین بنتے
لہذا انہین افعال ناقصہ کہا جاتا ہے اور وہ یہہ ہین کان صار
اصبح - ظل - بات - امسی - اضحی - مادام - ماانفک - لیس
مابرح - مازال - مافتئ -

کان دو معنون کا مفید ہوتا ہے ایک وُجِدَ کا ہم معنے ہوتا ہے
جیسے کان المطر ای وجد المطر یہ کان اپنے مرفوع سے ملکر پورا
کلام ہو جاتا ہے لہذا اسے کان تامہ کہتے ہین جیسے (کان اللہ
ولم یکن معہ شیئ) (ت) اللہ موجود ہے اور کوئی شئے اوسکے
ساتھہ نہین ہے -

دوسرا ابتلاتا ہے کہ ایک شئے دوسری شئے کو زمانہ ماضی میں بالانقطاع

یا علی الدوام ثابت ہے (جیسے کان زید قائماً) (وکان اللہ علیماً حکیماً)

(ت) اللہ ہمیشہ علیم و حکیم ہے۔

گاہے زاید بھی ہوتا ہے (جیسے کیف نکلم من کان فی المھد صبیاً)

(ت) جھولے میں کے لڑکے سے کیونکر بات کریں۔

بغیر کان کے بھی اس کلام سے یہی معنی ہونگے۔

فعل تعجب میں بھی کان زائد آتا ہے (جیسے ماکان اصح علم من سبق

(ت) کیا ہی عمدہ علم ہے اگلے لوگوں کا۔

اور کبھی محذوف بھی ہوتا ہے جیسے (اما انت منطلقاً انطلقت)

ای لان کنت (ت) اگر تیرے چلنے کی وجہ سے چلونگا۔

کبھی اپنے مرفوع کے ساتھ محذوف ہوتا ہے (جیسے ان خیراً فخیراً

ای انکا علمہم خیراً فہو خیر (ت) اگر علم انکا بہتر ہے تو اچھا ہے ۔

کبھی کان سے کے مضارع سے نون گرا دیا جاتا ہے جیسے فلا تک فی مریۃ ای فلا تکن فی مریۃ (ت) شک مین مت پڑ۔

کبھی صار کا ہم معنی ہوتا ہے یعنی ایک شئے سے دوسری شئے کا انتقال بتلاتا ہے جیسے کان زید صحیحاً ای صار زید صحیحاً (ت) زید نے مرض سے صحت پائی ۔

صار کا حال

صار بتلاتا ہے کہ کسی شئے نے ایک حقیقت سے انتقال کیا ہے یا مکان سے یا شخص یا وصف سے جیسے صار الطین حجراً ۔ صار زید من دار الی دار ۔ صار زید من عمرو الی بکر ۔ صار زید غنیاً (ت) کیچڑ پتھر ہوگیا زید ایک مکان سے دوسرے مکان کیطرف گیا زید عمرو سے بکر کیطرف گیا

زید غنی ہوگیا۔

اَصۡبَحَ ۔ اَمۡسٰی ۔ اَضۡحٰی ۔ ظَلَّ ۔ بَاتَ

یہ افعال تبلاتے ہین کہ اسم کو خبر کا ثبوت اوس زمانہ مین ہے جوان افعال کے مصدر کا مدلول ہے جیسے اصبح زید مسافراً۔ امسی عمرو مقیماً۔ اضحی بکر راکباً ظل خالد راکباً۔ بات فلان نائماً (ت) زید صبح کو گیا شام کو عمرو مقیم ہوا۔ چاشت کے وقت بکر نے کہا یا خالد رات کو سوار ہوا فلان شخص رات کو سویا۔ یہ پانچون فعل صار کے ہم معنی بہی ہوا کرتے ہین جیسے اصبح زید من دار الی دار ای صار منہا الیہا۔ اور کبھی کان کیطرح سب تامہ بہی ہوتے یعنی مرفوع سے ملکر پورا کلام بنجاتے ہین لیکن اسوقت کسی شئے کا داخل ہونا مدلول ماخذ مین تبلاتے ہین جیسے (اصبح زید) (ت) صبح مین زید آیا ہے۔

لیکن ظل - بات کا نامسہ ہونا بہت ہی کم سے ہے اور صار کا ہم معنے ہونا اکثر ہے جیسے ظل الصبی بالغا - بات الشاب شیخا ای صار بالغا و شیخا -

مابرح - مازال - ماانفک - مافتی تبلاتے ہین کہ خبر کا ثبوت اسم کو بالدوام ہے جیسے مابرح اللہ عالما) ت (ہمیشہ سے خدا عالم ہے -

اور مادام یہ بہی تبلاتا ہے کہ میرے اسم کے لئے ثبوت خبر کا زمانہ کسی شئے آخر کا ظرف ہے جیسے تو دوسرے سے یون کہے (اجلس مادام زید جالسا - یا مادام زید جالسا اجلس) (ت) جبتک زید جالس ہے تو بہی بیٹہہ اس صورت مین لازم ہے کہ مادام کے قبل یا بعد علاوہ اسم و خبر کی کوئی دوسرا کلام بہی مذکور ہو

لیس

ہمیشہ نفی حال کا مفید ہوتا ہے جیسے (لیس زید شاعراً) (ت) زید شاعر نہین اور کبھی کسی قرینہ کی وجہ سے نفی غیر حال مین بہی برتا جاتا ہی جیسے (زید لیس ذاہب امس وغداً) (ت) زید نہین گیا اور نہین جائیگا کل

ملحقات

آل - رجع - استحال - ارتد - تحویل - کبھی یہ بہی صار کے ہم معنی ہوتے ہین اور اض - حاد - راح - جاء - قعد - عدا - نیز کبھی صار کے معنون مین آتے ہین

افعال مقاربہ کا حال

افعال مقاربہ چار (۴) ہین جنکے افعال ناقصہ کی طرح دو مختلف عمل ہوتے ہین رفع - نصب - مرفوع کو انکا اسم اور منصوب کو انکی

خبر کہتے ہیں وہ یہ ہیں کاد - کرب - اوشک - عسی -

کاد

کاد تبلاتا ہے کہ اسم کو خبر کا حصول خیال قائل کے موافق عنقریب ہوگا اور اکثر خبر کاد کی مضارع بلا دخول اِن ہوتی ہے اور گاہی بدخول ان جیسے (کاد زید یجئی) (ت) قریب ہے کہ زید آئے یعنی زید آنے کو ہے (کاد زید ان یقعد) (ت) قریب ہی کہ زید بیٹھ جائے یعنی زید بیٹھنے کو ہے -

عسی

عسی تبلاتا ہے کہ خبر کا حصول اسم کو قریب تر ہوگا - یعنی بوجہ کسی خوف یا رجا کے عسی کے لانے سے قائل کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ یہ خبر جلدی حاصل

ہونے والی ہے -

اسکی خبر اکثر فعل مضارع بدخول ان ہوتی ہے اور کبھی بلا ان (عسیٰ زید اَن یخرج) (ت) قریب ہے کہ زید باہر نکلے یعنی زید باہر نکلنے ہی کو ہے وعسیٰ الساعۃ ان تقوم) (ت) قریب تر قیامت برپا ہوگی یعنی قیامت برپا ہونے ہی کو ہے (عسیٰ عمرو ان یکرمنی) (ت) قریب تر زید مجھہ پر کرم کریگا یعنے زید مجھہ پر کرم کرنے ہی کو ہے -

کرب او شک

یہ دونوں بتلاتے ہین کہ اسم کو خبر کا حصول عنقریب شروع ہوگا جیسے کرب زید یجئ (ت) اب زید آتا ہے (او شک زید یجئ (ت) آتب آتا ہے زید -

اکثر کرب کی خبر فعل مضارع بلا ان ہوتی ہے اور اوشک کی خبر کبھی مع اَن اور کبھی بلا ان آتی ہے۔ اخذ وجعل طفق۔ کبھی اوشک کے ہم معنی ہوتے ہین اور خبر کے بلا اِن ہونے مین شل کاد کے ہین جیسے اَخَذَ وجَعَلَ وطفق زید یفعل کذا۔ ای اوشک زید یفعل کذا۔

ہلہل۔ اولی۔ اَقبَلَ۔ ہب انشاء کبھی افعال مقاربہ کے معنون مین آتے ہین۔

اول کے تینون کاد کے معنی دیتے ہین جیسے کہ کہے تو ہلہت ادرکہ (ت) عنقریب پالون گا مین اوسکو علی ہذالقیاس ولی ادرکہ۔ واقبل ادرکہ۔

ہب وانشاء زید یفعل کذا ای طفق یفعل کذا (ت) زید وہ ایسا کرنے ہی کو ہے۔

افعال شک و یقین

(تمہید) اثبات یا نفی نسبت کے ادراک مساوی کو شک کہتے ہیں راجح کو ظن اور مرجوح کو وہم اور دو شے کی باہمی نسبت کے ادراک کو قطع نظر اس سے کہ وہ اثبات یا نفی ہو تخیل۔ اور ظن کو کبھی شک بھی کہتے ہین یہان پر شک سے ظن مراد ہے۔

یہ سات فعل ہین ظننت[۱] - علمت[۲] - حسبت[۳] - زعمت[۴] - خلت[۵] - رایت[۶] وجدت[۷] - ان افعال کا عمل تو صرف نصب ہے لیکن انکے منصوب دو ہین اور ان افعال سے تین فعل معنی یقین کے مفید ہوتے ہین یعنی (علمت رایت وجدت) جیسے علمت زیداً فاضلاً (ترجمہ) زید کو فاضل جانتا ہون (رایت اللہ اکبر من کل شئی (ترجمہ) اللہ کو سب سے بڑا جانتا ہون (وجدت اللہ تواباً رحیماً) اللہ کو توبہ قبول پذیر اور

رحیم جانتا ہون

خلت۔ ظننت۔ حسبت

یہ تینون مفید ظن ہوتے ہین جیسے (خلت زیدا قائماً ظننت عمرواً فاضلاً حسبت بکراً نائماً) (ت) زید کو قائم۔ عمرو کو فاضل جانتا ہون اور بکر کو نایم گمان کرتا ہون۔

زعمت کبھی یقین اور کبھی ظن کا مفید ہوتا ہے جیسے زعمت اللہ غفوراً زعمت الشیطان شکوراً (ت) اللہ کو غفور جانتا ہون۔ شیطان کو شکرگزار گمان کرتا ہون۔

یہ مذکورہ چھہ فعل مبتدا و خبر پر آتے ہین اور بنا بر مفعولیت دونون کو نصب دیتے ہین جنمے سے فقط ایک کا حذف صرف صحیح نہین مگر شاذ و نادر ہان دونون کا حذف بشرط قرینہ ایک ساتھ جائز ہے۔ جیسے

من یسمع یخل مسموعہ صادقا (ت) جو سنتا ہے سچ گمان کرتا ہے
اگر اپنے دونون مفعولون کے بعد آوین تو اعمال سے اہمال اُنکا
اولی سمجھا گیا ہے جیسے (القوم فی اثرہی ظننت (ت) قوم کو اپنا پیچھا
لئے ہوئے گمان کرتا ہون اگر دونون مفعولون کی درمیان آوین
تو اعمال و اہمال دونون جایز ہین جیسے (زید ظننت فاضلاً) (زید حسبت
نائم) اور اِن فعلون سے ما و لا و اِن نافیہ یا لام ابتدا یا قسم یا حرف
استفہام متصل ہون تو انکا اہمال واجب مانا گیا ہے جیسے (ما یعلم زید
فاضل و لا یعلم زید فاضل لیعلم کذا و اللہ یعلم کذا - ایظن کذا - (ت) وہ نہین
جانیگا زید کو فاضل ضرور جانیگا اوسکو ایسا قسم ہے وہ ویساہی جانیگا
کیا وہ جانیگا ایسا - علمت کبھی عرفت کے معنون مین آتا ہے جیسے
علمت زیداً - ای عرفت اور ظننت کبھی اتہمت کے معنون مین بھی

آتا ہے جیسے (ظننت زیدا) ای اتہمتہ دت جتایا مین نے اوسکو

رایت کبھی معنی البصرت کا مفید ہوتا ہے مثلاً رایت الہلال البصرتہ وجدت

الضالتہ ای اصبتہا دت) پایا مین گم شدہ شئے کو اوس صورت مین

یہ چار دن یعنی علمت۔ ظننت۔ رایت۔ وجدت ایک ہی مفعول کے

مقتضی ہونگے۔

افعال مدح و ذم

یہ چار فعل ہین جو مدح و ذم کا فائدہ دیتے ہین یعنی نعم۔ بئس

ساء حبذا۔ جنکا عمل اسم جنس کا رفع ہے (نعم وحبذا مفید مدح اور ساء

وبئس مفید ذم ہوتے ہین)۔

نعم و بئس کی لفظی تحقیق

فاکلمہ مفتوح و عین کلمہ مکسور ہے جیسے (نَعِمَ بَئِسَ) فاکلمہ مفتوح عین کلمہ

ساکن جیسے نَعْم بَئْس ۲ و بکسر فا و سکون عین نِعْم و بِئْس و بکسر ہر دو نِعِم و بِئِس

عین کلمہ حرف حلق ہو تو فتح فا و کسرہ عین بنی تمیم کے لغت مین مطلقاً جایز ہی

چنانچہ سیبویہ کا بیان ہے کہ لغت بنی تمیم پر کل عرب کا اتفاق ہے ۔

ان افعال کے ترکیبی حالت کا بیان

انکا فاعل مبہم جنس معروف باللام ہوتا ہے ۔ معروف باللام مذکور کیطرف

مضاف یا ضمیر مبہم جسکی تمیز نکرہ منصوبہ ہو خواہ مضاف ہو باضافت

لفظی یا غیر مضاف یا ما منکر موصول ہو جیسے (نعم الرجل زید ۲ (ت)

وہ اچھا آدمی ہے یعنی زید (نعم صاحب الرجل زید (ت ۲ اوس آدمی کا

مصاحب اچھا ہے یعنی زید (نعم ضارب رجل) (ت ۲ وہ اچھا مارنیوالا

مرد ہے (نعم رجلا زید ۲ (ت ۲ وہ اچھا مرد ہے یعنی زید (فنعما ہی)

(ت ۲ پس وہ اچھی چیز ہے یعنی علم

اور جو اسم کہ فاعل کے بعد آتا ہے جیسے مذکورہ مثالون مین زید وغیرہ اوسے مخصوص بالمدح یا ذم کہتے ہین اور یہ فعل مدح و ذم فاعل سے ملکر اوس مخصوص کی خبر اور وہ مخصوص مبتدا ہوتا ہے اور مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوتا ہے جسے جملہ کبری کہتے ہین اور فعل مذکور فاعل سے ملکر جملہ صغری۔

یا مخصوص مذکور مبتدا محذوف کی خبر ہوگا جسکی یون تقدیر کیجاتی ہے کہ نعم الرجل ہو زید ۔ پس اس تقدیر پر دو جملہ علیحدہ ہونگے ایک فعلیہ جو فعل فاعل سے ملکر بنتا ہے اور دوسرا اسمیہ جو مبتداء محذوف و خبر مذکور سے بنتا ہے۔

اور کبھی مخصوص بالمدح و ذم نعم و بئس و ساء سے مقدم بھی ہوا کرتا ہے پس اِسصورت مین وہ مخصوص مبتداء ہوگا جسکی خبر فعل یا فاعل جملہ فعلیہ ہوگا

جیسے (زید نعم الرجل) (ت) زید اچھا آدمی ہے۔

اور کبھی کسی قرینہ کے موجود ہونے کی وجہ سے مخصوص بالمدح وذم کو حذف بھی کردیا کرتے ہین جیسے (نعم العبد) ای ایوب (ت) اچھا بندہ ہے ایوب۔

ساء وبئس کا ایک ہی حکم ہے جیسے حبذا ونعم کا جبکا اوپر بیان آچکا ہے اور اس کی مثالین بھی وہی ہین لیکن حبذا زید مین (ذا) فاعل ہے اور زید مخصوص حبذا کا مخصوص اسپر مقدم نہین ہوتا لیکن بوقت قرینہ کے محذوف کیا جا سکتا ہے جیسے (حبذا الرجل) ای زید۔

یہان تک عامل لفظی سماعی کی بحث تھی آئے اون عوامل سے بحث کیجاتی ہے کہ جنکا عمل قیاسی ہے یعنی باقاعدہ ہے صرف سماعت پر موقوف نہین۔

عوامل قیاسی کا بیان

وہ عوامل کہ جنکا عمل کسی قاعدہ پر مبنی ہو سات ہین - اسم فاعل - مصدر - اسم مفعول - مضاف - فعل - صفت مشبہ - اور اسم تام جو ناصب تمیز ہے -

فصل

فعل خواہ لازم یا متعدی معروف ہو یا مجہول ماضی ہو مضارع امر ہو یا نہی یا سوائے مجہول فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے ضرب زیدٌ ذہب عمروٌ - یضرب بکرٌ - یذہب خالدٌ - اضرب - لا تضرب -

یہان پر فاعل سے مراد عام ہے اسم ظاہر ہو یا ضمیر بارز یا مستتر جیسے زید ضرب و الزیدان ضربا و الزیدان یضربان و الزیدون یضربون ان سب مثالون مین فاعل ضمیر مستتر ہے لیکن بقول بعض سوا مفرد کے اور دو نمین

گی
بارز ہے علی ہذا القیاس مونث غائب کے صیغون مین ضمیر مستتر فاعل ہو
اور اسیطرح پر مخاطب و متکلم و امر حاضر کے صیغون مین لیکن بعض نحوئین
کی رائے ہے کہ مخاطب و متکلم کے صیغون مین ضمیر بارز متصل فاعل ہے
جسکی تفصیل انشاء اللہ تعالی بحث معمول مین ہوگی۔

فاعل وہ ہے کہ جسکی طرف فعل کی نسبت بحیثیت قیام کیجائے بشرطیکہ
فعل اوس سے مقدم ہو جیسے ضرب زیدٌ و ذہب عمروٌ اسں مثالین
زید و عمرو کیطرف نسبت ضرب بحیثیت قیام کی گئی ہے اور قیام
فعل سے عام مراد ہے خواہ اوس سے صادر ہو یا بلا صدور قائم
ہو جیسے مات و مرض زید۔

مفاعیل

مفعول بہ وہ ہے جسکی طرف فعل کی نسبت باعتبار

وقوع کے ہو جیسے (ضرب زید عمرواً (ت) زید نے عمرو کو مارا زید کیطرف نسبت ضرب صدور کی جہت سے اور عمرو کیطرف وقوع کے لحاظ سے ہے کیونکہ ضرب زید عمرواً بتلاتا ہے کہ زید سے ضرب صادر ہو کر عمرو پر واقع ہوا ہے۔

مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل مذکور کے معنی کی تاکید یا تنویع یا تعداد بتلائے جیسے ضربت ضرباً۔ ضربۃً۔ ضربتین۔ جلست جلسۃ الامیر ضرباً۔ ظاہر کرتا ہے کہ ضرب ضرور ہی صادر ہوئی ہے۔ ضربۃً وضربتین بتلاتے ہیں کہ ضرب ایک دفعہ اور دو دفعہ صادر ہوئی ہی اور جلسۃ الامیر بتلاتا ہے کہ جلسۂ مذکور امیر کے جلسہ کا سا ہے۔

مفعول لہٗ وہ ہے جو یہ ظاہر کرے کہ فعل کا وجود میری سبب ہوا ہے خواہ وہ غائب فعل ہو یا سبب مقدم جیسے (قعدت عن الحرب جبنا

ضربت تادیبا (ت) بوجہ خیانت (نامردی) مین نے جنگ نہین کی بیٹے ادب سکہانے کی غرض سے مارا۔ جنباً و تادیباً تبلا رہے ہین کہ قعود و ضرب کا وجود ہماری وجہ سے ہوا ہے۔ مفعول فیہ وہ ہے کہ جو یہ ظاہر کرے کہ میرا مدلول وجود فعل کا ظرف مکان یا ظرف زمان ہے جیسے (صمت یوم الجمعۃ وصلیت المصلا) یوم جمعہ ظاہر کرتا ہے کہ روز جمعہ صوم کا ظرف زمان ہے اور مصلا تبلاتا ہے کہ عیدگاہ صلوۃ کا ظرف مکان ہے۔

مفعول معہ وہ ہے۔ جو بواسطۂ واؤ (جو بمعنی مع ہے) اپنی شرکت فاعل یا مفعول سے ظاہر کرے جیسے استوی الماء والخشبۃ والخشبۃ تبلاتا ہے کہ لکڑی پانی کے ساتہہ استوا مین شریک ہے۔

یہ بیان تبلاتا ہے کہ فعل مطلقاً دو عمل کرتا ہے فاعل کا رفع اور سواء

مفعول بہ کے اور مفعولون کو بہی نصب دیتا ہے مگر فعل مجہول بعوض
فاعل کے مفعول بہ کو بہی رفع دیتا ہے جیسے ضرب زیدٌ کہ زید دراصل
مضروب اور مفعول بہ ہے جسکو ضرب نے ضارب اور فاعل کے
جگہ مرفوع کر دیا ہے حال وہ ہے جو فاعل یا مفعول کی کیفیت فاعل و مفعول
ہونیکی حیثیت سے بتلائے جیسے جاء زید راکبًا و ضربت عمرًا قاعدًا۔ راکبًا
زید کی مجی کی حیثیت سے کیفیت بتلاتا ہے اور قاعدًا عمرو کے مضروب
ہونے کی حیثیت سے

تمیز

تمیز سے یہان مراد وہ ہے جو نسبت فعل سے ابہام کو رفع
کرے جیسے طاب زیدٌ ابًا۔ ابًا بتلاتا ہے کہ زید کی طرف طاب
کی نسبت ابیت کے لحاظ سے ہے۔

مصدر

بشرطیکہ اپنے معمول سے متاخر اور موصوف اور مصغر اور معروف باللام

نہو تو فعل متعدی کا مصدر اوسکی طرح رفع و نصب کا عمل کرتا ہے اور مصدر

لازم بھی مثل فعل سوا مفعول بہ کے فاعل کو رفع اور باقی کو نصب دیتا ہے

جیسے اعجبنی ضربُ زیدٍ عمراً۔ زید ضربُ کا فاعل مرفوع اور عمرو مفعول بہ

منصوب ہے۔ اعجبنی ذہابُ عمروٍ علیٰ ہذا القیاس۔

چونکہ مصدر کا عمل شروط مذکورہ سے مشروط سمجھا گیا ہے۔ لہذا باتنفار شروط

مذکورہ یوں کہنا صحیح نہوگا اعجبنی ضرب شدید زید عمروا اعجبنی ضریب زید عمرواً

اعجبنی الضرب زید عمراً کیونکہ درصورت اول مصدر موصوف بوصف شدت ہے

و درصورت ثانی مصغر و درصورت ثالث معرف باللام ہے۔ اور یوں

بھی درست نہوگا اعجبنی زید ضربُ عمراً او اعجبنی زید عمراً ضربُ۔ کیونکہ معمول

ان صوروتون مین مصدر پر مقدم ہے ۔

نیز باستثناء فعل مصدر کے فاعل کا حذف اور فاعل یا مفعول کی طرف اوس کی اضافت بہی جائز ہے جیسے ضربُ زیدٍ وقتلُ عمرٍو واطعام یتیمٍ وغیرہ

اسم فاعل

اسم فاعل بہی اپنے فعل کا سا عمل کرتا ہے متعدی سے ماخوذ ہو تو متعدی کا اور لازمی سے ماخوذ ہو تو لازمی کا جیسے زیدٌ ضاربٌ ابوہ عمرًا ۔ گو اسم فاعل مبالغہ ہی کیلئے کیون نہو جیسے زید ضرابٌ ابوہ عمرًا یا معمول سے متاخر ہی کیون نہو جیسے جاءنی زید فرسہ راکبًا (ترجمہ) زید اپنے گہوڑے پر سوار آیا ۔

لیکن عمل اسم فاعل کا دو شرط سے مشروط ہے ایک یہ کہ مصغر نہو اور دوسرے یہ کہ چہ چیزون سے کسی ایک پر اعتماد رکہتا ہو وہ چہ چیزین

یہ ہین موصوف موصول ۔ ذی الحال ۔ حرف استفہام ۔ نفی ۔ مبتدا
ان چھہ چیزون سے کسی ایک پر اعتماد کرنے کے یہ معنی ہین کہ اسم فاعل
یا کسی کی صفت ہو جیسے جاءَ رجلٌ ضاربٌ ابوہ عمروًا اس مثال مین
ضاربٌ ابوہ عمرًا رجل کا وصف ہے ۔

یا صلہ موصول ہو جیسے جاءنی الضارب ابوہ عمروًا ۔ الضارب کا لام الذی
کے معنون مین ہے جسکا صلہ ضاربٌ ہے یعنی ضرب یا فاعل
یا مفعول سے حال ہو جیسے (جاءنی زید راکبًا فرسہ) (ت) آیا زید
اپنے گھوڑے پر سوار ۔ راکبًا فرسہ زید کا جو جاء کا فاعل ہے)
حال اور زید اسکا ذوالحال ہے ۔

یا خبر مبتدا ہو جیسے زید ضارب عمرًا ۔ ضاربٌ عمرًا زید کی خبر ہے
یا حرف نفی کا متفی ہو جیسے ماضارب بکر خالدًا (ت) بکر خالد کو

نہیں مارے گا۔

جمہور نحاۃ نے علاوہ شروط مذکورہ کے ایک اور شرط بھی بتلائی ہے
وہ یہ ہے کہ اسم فاعل بمعنی حال یا استقبال ہو جیسے زید ضارب غلامہ
عمراً الآن او غداً۔

لیکن یہ شرط درست نہیں ہے کیونکہ اسم فاعل بمعنی ماضی بھی عمل
کرتا ہے جیسے زید معط عمرو امس (ت) کل کے روز زید نے عمرو کو
کچھ عطا کیا۔

لازمی اسم فاعل کبھی فاعل کی طرف مضاف بھی ہوتا ہے جیسے (زید قائم الاب)
(ت) زید کا باپ قائم ہے اور متعدی سوا مفعول کے کسی اور کی طرف
مضاف نہیں ہوتا جیسے (والمقیمی الصلوۃ) (ت) اور وہ لوگ

اسم مفعول

اپنے فعل مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی نائب فاعل کو رفع اور باقی کو نصب

اسکی شرطیں وہی ہین جو اسم فاعل مین بیان ہو چکے۔

صفت مشبہ

جس فعل سے ماخوذ ہوتی ہی اوسی فعل کا عمل کرتی ہی اوس ضمیر مین جسکا مرجع

اس صفت کا موصوف ہو جیسے زید حسن الوجہ و زید حسنٌ وجہاً

یا اوس اسم ظاہر مین عمل کرتی ہے کہ جسکو اسکے موصوف سے تعلق ہو

جیسے زید حسنٌ وجہہٗ پہلی صورت مین حسن کا معمول حسن کی ضمیر مستتر ہے

جو زید کی طرف راجع ہے اور صورت ثانی مین وجہ معمول ہے جسکو

زید سے تعلق ہے صفت مشبہ کا عمل بہی اونہین شروط سے مشروط ہے

جن پر اسم فاعل کا عمل موقوف ہے۔

مضاف

مضاف بھی اپنے مابعد مین عمل جر کرتا ہے خواہ باضافت لفظی مضاف ہو یا باضافت معنوی جنکی تفسیر آیندہ آئیگی ۔

بروقت اضافت مضاف سے تنوین اور نون تثنیہ و نون جمع وجوبا دور کئے جاتے ہین جیسے غلام زید غلاما زید غلامو زید ضارب زید ضاربا زید ضاربو زید ۔

اضافت لفظی یہ ہے کہ مصدر یا صیغۂ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف ہو جیسے ضرب بکر و ضارب عمرو ۔

اضافت معنوی یہ ہے کہ مضاف مصدر یا صفت نہو یا معمول کیطرف مضاف نہو جسکی تین قسمین ہین اضافت بتقدیر من یا فی یا لام ۔

اسکی تفصیل یہ ہے کہ اگر مضاف الیہ مضاف کا اصل اور اوسکی نسبت اخص من وجہ ہو جیسے خاتم فضة ای من فضة تو اضافت بتقدیر من ہوگی

اس مثال مین فضہ اور خاتم مین عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے

کیونکہ فضہ وخاتم معاً بھی موجود ہوتے ہین اور ایک دوسرے سے

علیحدہ بھی اور ایسی کو نسبت عموم وخصوص من وجہ کہتے ہین اور نیز فضہ مادہ

خاتم بھی ہے۔

اور اگر مضاف الیہ مضاف کا ظرف ہو تو اضافت تبقدیر فی ہو گی جیسے

ضرب الیوم وصائم الجمعۃ کیونکہ یوم وجمعہ ضرب وصوم کے ظرف

زمان ہین۔

اور جالس المسجد مین مسجد جلوس کا ظرف مکان ہے اور مضاف الیہ

مضاف کا اگر ظرف نہو اور نہ اوس کی نسبت اخص من وجہ ہو تو اضافت

تبقدیر لام ہو گی جیسے غلام زید وعلم الفقہ ای لزید وللفقہ۔

لیکن حق یہی ہے کہ مضاف الیہ مضاف کا ظرف ہو تو اوسوقت بھی

اضافت بتقدیر لام ہی ہوگی جیسے ضرب الیوم یعنی وہ ضرب جسکو آج کے روز سے خصوصیت ہے اور نیز اضافت معنوی میں مضاف کا تعریف سے خالی ہونا شرط ہے بخلاف مذہب کوفیین کے کیونکہ کوفی اسماء عدد کی تعریف کے ساتھہ ہی اضافت جائز رکھتے ہیں جیسے الثلاثۃ الاثواب۔

اسم تام

اسم کی ۴ چیزوں سے تکمیل ہوتی ہے اوّل تنوین سے لفظاً ہو یا تقدیراً لفظاً جیسے اسم منصرف میں اور تقدیراً جیسے غیر منصرف میں دونو کی مثال رطلاً۔ زیتاً۔ مکاییلُ برًا۔ و مثاقیلُ ذہبًا رطلا کی تکمیل بہ تنوین لفظی و مکاییل و مثاقیل کی بہ تنوین تقدیری ہے۔

دوم نون تثنیہ سے جیسے منوان سمناً

سوم نون جمع یا شبہ جمع سے جیسے ملئون عسلاً عشرون رجلاً

چہارم اضافت سے جیسے علے التمرۃ مثلہا زبدا

پس جس اسم تام مین بحسب وضع ابہام ہو تو ضرور رہی وہ واسطے رفع ابہام کے تمیز کا مقتضی ہوگا اور تمیز مین عمل نصب کریگا جیسے امثال مذکورہ ۔

عامل معنوی کا بیان

اسم یا فعل کی عوامل لفظی سے تجرید کو معنوی عامل کہتے ہین لہذا فعل مضارع جب عوامل لفظی سے خالی ہو تو مرفوع پڑھا جاتا ہے کیونکہ عوامل لفظی سے اسکی تجرید وہی اوس مین عامل رافع ہے جیسے کہ مبتدا مین عوامل لفظی سے تجرید مبتدا کی رافع ہے ۔

مضارع مین عوامل لفظی سے تجرید کو عامل معنوی قرار دینا کوفیین کی رائے ہے ۔

بصریئین کا خیال ہے کہ مضارع کا اسم کے قائم مقام آنا ہی اوسکا عامل معنوی رافع ہے کیونکہ زید قائم کی جگہ زید یقوم کہا جاتا ہی پس قائم کی جگہ یقوم کا آنا ہی یقوم کا رافع ہے لیکن کسائی نحوی کا قول ہے کہ رافع مضارع عامل لفظی ہے یعنی حروف مضارعت جنکا مجموعہ کلمۂ اتین ہے۔

مبتدا و خبر

غالباً مبتدا وہ اسم ہے جو عوامل لفظی سے مجرد اور مسند الیہ ہو اور خبر وہ ہے جو عامل لفظی سے مجرد اور مبتدا کی طرف مسند ہو جیسے زید قائم اس مثال مین زید مبتدا اور قائم خبر ہے۔

کوفیین کی یہ رائے ہے کہ مبتدا و خبر کی عوامل لفظی سے تجرید ہی انکا عامل رافع ہے اور بعض کی رائے ہے کہ مبتدا مین رافع عامل معنوی ہے

اور خبر مین مبتدا عامل ہے یعنی خبر کا عامل لفظی ہے۔

اور ایک قول یہ بہی ہے کہ دونوںمین عامل رافع لفظی ہے یعنی مبتدا خبر مین

اور خبر مبتدا مین۔

تم بحث العوامل اللفظیۃ والمعنویۃ

حروف عطف

یہ وہ حروف ہین جو مابعد کی ماقبل کے ساتھہ کسی حکم مین شرکت ظاہر کرتے ہین جنکی مشہور تعداد ۱۰ اتک ہے۔ واو۔ فا۔ ثم۔ حتی۔ او اما۔ ام۔ بل۔ لکن۔ لا۔ کلمہ ای۔ جب کسی امر مبہم کی تفسیر ہو تو سکاکی کے نزدیک یہ بہی حروف عطف سے شمار کیا گیا ہے۔

واو اپنے مابعد کی اپنے ماقبل سے بلالحاظ ترتیب کے شرکت ظاہر کرتا ہے اگرچہ نفس الامر مین ترتیب ہو لہذا معطوف علیہ کبہی درحقیقت معطوف کا مضاف بہی ہوتا ہے جیسے یہ آیۃ

(فانجیناہ و اصحاب السفینۃ) (ت) اوسکو اور اصحاب سفینہ کو ہمنے

معًا نجات دی اور کبھی مقدم جیسے یہ آیتہ (لقد ارسلنا نوحا و

ابراہیم) (ت) ضرور ہمنے نوح اور ابراہیم کو بہیجا ہے۔ گو دونون

حکم ارسال مین شریک ہین لیکن درحقیقت ارسال نوح ارسال

ابراہیم کی نسبت مقدم ہے مگر واؤ سے اس تقدم کا اظہار

مقصود نہین اور کبھی متاخر جیسے یہ آیتہ (کذلک یوحی الیک

والی الذین من قبلک) (ت) اسیطرح تیری طرف اور

لوگون کی طرف جو تجھہ سے پہلے گذرے ہین وحی کیگئی یہانتک

مخاطب کی طرف وحی پہلے لوگون کی وحی سے متاخر ہے

فاء

ترتیب عطف کا فائدہ دیتا ہے خواہ معنوی ترتیب ہو جیسی

قام زید فعمرو یا ذکری ہو یعنی ظاہر کرے کہ مابعد ماقبل کی تفصیل ہے کیونکہ اجمال تفصیل سے مقدم ہوا کرتا ہے جیسے یہ آیت (فازلہما الشیطان فاخرجہما۔ (ت) پس ان دونوں کے قدم ڈگا دئے شیطان نے پھر نکالا انکو جنت سے) اخرجہما ازلہما کی تفصیل ہے۔

ثُمَّ - حَتّٰی

ثم مع ترتیب کے مہلت بھی تبلاتا ہے اور حتی بھی لیکن حتی ثم کی نسبت مہلت مین کچھہ کمی ظاہر کرتا ہے جیسے (جاءنی زید ثم عمرو (ت) پہلے میرے پاس زید آیا پھر عمرو) (قدم الحاج حتی المشاۃ) (ت) حاجی آئے اور تھوڑے دیر کے بعد پیدل بھی۔

اَوْ - اِمَّا - اَمْ

یہ تینوں تبلاتے ہین کہ دو امر سے ایک لا علی التعین مراد ہے

جیسے کہتے ہین خذ ہذا - او ہذا - اما ہذا - ام ہذا -

کبھی او اباحت کا مفید ہوتا ہے جیسے جالس الحسن او ابن سیرین -

دت حسن یا این سیرین کے پاس بیٹھہ یعنی تجھکو مباح ہے کہ جسکے ساتھہ

چاہے بیٹھہ -

ام کا استعمال لازم کرتا ہے کہ معطوف علیہ کے ساتھہ حرف استفہام

متصل ہو جیسے ازید عندک ام عمرو دت کیا زید تیرے پاس ہے

یا عمرو -

تکرار اما معطوف او معطوف علیہ کے ساتھہ اپنے اتصال کو لازم

کرتا ہے جیسے (جاءنی اما زید واما عمرو) دت میرے پاس یا زید آیا ہے

یا عمرو پہلا اما تو بالاتفاق عاطفہ نہیں ہے اور ثانی بھی بعض کی پاس

نہیں ملازمت واو عاطفہ کی وجہ سے ہے لیکن مفید عطف نہین

اور بعض کے نزدیک واو ایک اما کا عطف دوسرے اما پر ظاہر کرتا ہے اور اما عطف مدخول ظاہر کرتا ہے

بلؔ - لکنؔ - لاؔ

یہ تینوں دو چیزوں میں سے ایک کی تعین بتلاتے ہیں جیسی دیا جاء زید لکن عمرو (ت) نہیں آیا زید لکن عمرو آیا ہے (جاء زید بل عمرو (زید نہیں آیا بلکہ عمرو آیا ہے) (جاء زید لا عمرو) (ت) زید آیا نہ عمرو

حروف استفہام

ہمزہؔ - ہلؔ

یہ دونوں استفہام یعنی استفسار کے لئے آتے ہیں جیسے (انک لانت یوسف) (ت) کیا تو یوسف ہی ہے (ہل من خالق غیر اللہ (ت) کیا کوئی سوا اللہ کے خالق ہے -

حروف نفی

اِن

اِن نفی کے معنوں میں آتا ہے جیسے اِن الحکم الاّ للہ (ت) اللہ ہی کا حکم ہے۔

ما و لا

ما نفی حال کے لئے اور لا نفی استقبال کے لئے آتا ہے جیسے (ما اضرب الآن) (ت) اب نہیں مارونگا۔ (ما یضرب غداً) (وہ کل کو نہیں ماریگا۔

کلمات تحضیض و تندیم

ہلّا۔ الّا۔ لولا۔ لوما

یہ چاروں مضارع میں تحضیض کے مفید ہوتے ہیں یعنی ورغلانے

اگسانے کے مفید ہوتے ہین جیسے (ہلّا و الّا و لوما و لولا تضرب)

(ت) کیون نہین مارتا تو (ہلّا - الّا - لوما - لولا یقول) (ت) کیون نہین کہتا تو

اور ماضی مین تندیم کے مفید ہوتے ہین یعنی دوسرے کو نادم کرنیکے

معنی تبلاتے ہین جیسے (ہلا قلت) (ت) کیون نہ کہا تونے (ہلا اخرتنی

الی اجل قریب) (ت) تھوڑے دیرتک تونے مجھے کیون مہلت ندی

کلمات ایجاب

نَعَمْ - اجل - جیر - اِنَّ - اِیْ

یھہ سب کسی بات کی تصدیق کرنیکے لیئے آتے ہین -

نعم - جواب سوال مین بولا جاتا ہے جیسے تجھہ سے کوئی یون کہے

اقام زید تو تو یون جواب دے - نعم - اور باقی خبر کی تصدیق ظاہر

کرتے ہین جیسے کوئی یون سے کہے قد اتاک زید اور تو یون جواب دے

اصلاً یا جیر یا انّ ان سب کا مطلب یہ کہ آپکی تصدیق کا اظہار ہے

بلی

بلی ایجاب کلام منفی کے لئے آتا ہے لہذا بعد کلام منفی یا منفی مع استفہام کے بعد بولا جاتا ہے جیسے کوئی کہے ماقام زید تو تو یون کہے۔ بلی یا وہ یون کہے الم تقم زید تو تو یون جواب دے۔ بلی جسکے معنی یہ ہین کہ ہان زید آیا ہے۔

حروف استقبال

سین۔ سوف۔ لا

یہ تینون مفید معنی استقبال ہین جیسے سیضرب۔ سوف یقبل ولا یفعل۔

کلمات تنبیہ

کلّا۔ ہا۔ الا۔ اما

یہہ چارون دوسرے کو کسی امر پر تنبہ کرنیکے لئے لائی جاتی ہین

جیسے (کلا لا تطعہ) (ت) ہان مت کہا نہ کہلا (ہا انا اقول) (ت)

ہان مین کہتا ہون (الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم) (ت) بیشک

خدا کے دوستون پر کوئی خوف نہین ہے۔

اما اکثر قسم کے اول مین لایا جاتا ہے جیسے اما واللہ لاضربنک)

(ت) ہان خدا کی قسم مین تجھکو ضرور مارونگا۔

کلمہ تحقیق و تقلیل و تکثیر

(قد)

جب ماضی پر لایا جاتا ہے تو زمانہ حال سے زمانۂ ماضی کا قرب ظاہر کرتا ہے

جیسے (قد قام زید) (ت) زید ابھی کہڑا ہوا ہے۔

اور مضارع مین گاہے تقلیل و گاہے تکثیر کا مفید ہوتا ہی جیسے

قد تصدق الکذب) (ت) کبھی کبھی جہوٹ بہی سچ ہو جاتا ہے (قد ری

تقلب وجهک) (ت) ہم اکثر تیرا مونہہ پھرانا دیکھے ہین۔

اور کبھی ماضی اور مضارع دونون مین تحقیق یا توقع کا افادہ بخشتا ہے

جیسے (قد افلح المؤمنون) (ت) بیشک مومنین چہوٹ گئے ہین (قد

قامت الصلوۃ (ت) نماز قائم (شروع ہونے کو ہے (قد یقدم الغائب الیوم

(ت) آج کے روز وہ غائب آہی جائیگا۔

اور بحذف قد فعل کا باقی رکہنا ہی جائز سمجہا گیا ہے جیسے (یا القوم وزید

فعل کذا) ای قد فعل کذا (ت) ای قوم تیرا کیا حال ہے حالانکہ زید نے

ایسا کیا ہے۔

حروف تفسیر

ای

تفسیر ماقبل کے لئے آتا ہے جیسے جاءنی رجل ای زید قتل زید

ای ضُرِبَ ضربا شدیدا

اَنْ - اِنْ - اُنْ - مَا - وَلَا

یہہ تینون بتخفیف نون کبھی زایدبھی آتے ہین جیسے ما ولا ذیادت کی

مثال ﴿فلما اَنْ جاء بشیر﴾ (ت) جب آیا خوشخبری دینے والا۔

یہ لفظ بنون مخففہ بحرکات ثلاثۂ ہمزہ وبسکون نون زاید ہے بغیر اِن کے

بھی وہی معنی مفہوم ہوتے ہین جو اِن کے ساتھہ سمجھتے جاتے ہین جیسے

﴿ایّا ما تدعوا﴾ (ت) کس کو بلاتا ہے ﴿ایّما الاجلین قضیت﴾ (ت) کونسی

مدت تونے مقرر کی۔ ان دونون مثالونمین ایّما کا ما زاید ہے بغیر اسکے

بھی وہی معنی ہین جو ما کے ساتھہ مفہوم ہوتے ہین ﴿ما منعک ان لا تسجد﴾

(ت) کس نے تجھے سجدہ کرنے سے منع کیا ہے ان لا تسجد کا لا

زائدہ ہے ﴿لا اقسم بیوم القیامۃ﴾ (ت) قسم کہاتا ہون مین روز قیامت کی

ان حروف کو حروف زیادہ کہتے ہین ۔

اقسام تنوین

تنوین ۔ وہ نون ساکن ہے جو کلمہ کی آخری حرکت کے تابع ہوتا ہی جیسے زیداً زیدٌ زیدٍ اسکی پانچ قسمین ہین تنوین تنکیر ۔ تنوین تمکن ۔ تنوین عوض تنوین تقابل ۔ تنوین ترنم ۔ تنوین تنکیر وہ ہے جو معرفہ ونکرہ کے درمیان تفریق کردے اور بتلائے کہ میرے مدخول سے ایک شئی غیر معین مراد ہے جیسے (صہٍ) جسکے معنی اسکت سکوتا ما کے ہین یعنی اسکت سکوتا ما فی وقت ما (ت) کسی طرح ہی سکوت کر ۔

تنوین تمکن وہ ہے ۔ جو اسم مدخول کے منصرف ہونے پر دلالت کرے جیسے زیدٌ ورجلٌ

تنوین عوض وہ ہے ۔ جو مضاف الیہ کے عوض مضاف کے آخر مین

لائے جائے جیسے جعلنا بعضہم فوق بعض ای فوق بعضہم (ت) ہمنے

انمین سے بعض کو بعض پر فوقیت دی ہے -

تنوین تقابل وہ ہے - جو نون جمع مذکر سالم کے مقابل لائی جائے جیسے

مسلمات مسلمات مین الف وتا بمقابل واؤ جمع کے ہے اور تنوین

بمقابل نون مسلمون کے زائد کیگئی ہے -

تنوین ترنم وہ ہے - جو حسن صوت کیلئے آخر کلمہ مین زاید کیجاتی ہے

پہلی چار ون قسمین اسم کے ساتھہ خاص ہین اور تنوین ترنم اِس و فعل

دونون مین آتی ہے بلکہ معرفہ مین بھی جیسے اس شعر مین (شعر)

اقلی اللوم عاذل والعتابن ٭ وقولی ان اصبت لقد اصابن (ت)

کم کر ملامت اور عتاب ای ملامت کرنے والے - اور اگر پہونچا مین اپنے

مراد کو تو یون کہدے کہ تو بیشک صواب ہی - اِس شعر مین العتابن و اصابن کا

نون تنوین ترنم ہے جو معرفہ و فعل کے آخر مین لاحق ہوا ہے ۔

کلمۂ تردید

کلا

دوسرے کی تردید کلام کیلئے آتا ہی جیسے کوئی یون کہے (انّ فلاناً یبغضک) (ت) ضرور فلان شخص تجھہ سی بغض رکھتا ہے تو تو اوسکی جوابمین یون کہے کلا (ت) ہرگز نہین اور گاہی حقاً کے معنو مین آتا ہی جیسے (وما ہی الا ذکری للبشر کلا) (ت) وہ نہین ہے مگر پند و نصیحت بشر کے لئے حق بات یہی ہے

سین ۔ و شین

گاہی کاف خطاب مونث کے آخر مین در حالت وقف سین یا شین بھی لاحق کرتی ہین جیسے اکرمتکس یا اکرمتکش

تمت

بعون اللہ الرسالۃ النافعۃ والصلوٰۃ علی نبیہ و الہ وصحبہ وسلم

صحت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۲	سےہے	سے	۱۴	۱۰	یا ی	یا
۳	۵	کس قاعدہ	کسی قاعدہ پر	۱۵	۲	تقنع	تصنع
۳	۵	ین	تنوین	″	۸	ا ہ	اللہ
۴	۴	لم یضر	لم یضرب	″	۱۱	تعبیرون	تعبرون
۶	۱۱	ستے	سےہے	۱۶	۱	″	″
۷	۱	باللہ	باللہ	″	۶	کیا ہی	کیا
۷	۱	گذر	گذا	″	۸	ارجا	اجار
۱۴	۸	کل تجری	کل یجری	″	۱۰	تفرقنا	نفرقنا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸	۷	اخلت	ادخلت	۴۵	۹	خیر	خبر
۳۶	۱۰	اپنے	اپنے	۴۷	۳	جزو	خبر
۳۸	۷	جہان	جہان	″	۶	کاش	شاید
۴۰	۱	نارا	مار	″	۱۰	سالنہ	ساکنہ
۴۱	۴	تحقیقت	تحققت	۴۹	۸	حرف	صرف
″	″	ترخیت	ترجیت	۵۱	۲	غذاب	عذاب
″	۵	مفتوحہ	کہ مفتوحہ	۵۸	۴	تمری	تراہ
۴۲	۱۰	تم	قسم	″	۱۰	تذہت	تہذیب
۴۳	۱	الہنم	انہم	″	۱۱	نو	تو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۹	۵	فاغنی	+	۷۹	۷	ستۃ	شتیۃ
″	۶	اح	اخ	″	۱۱	تعدادہی	تعداد وہے
۶۰	۲	تگرہنی	تکرہنی	۸۱	۱	جاہیل	جیہل
۶۱	۱	یکان	کان	″	۳	″	″
۶۳	۳	لیوفوا	ولیوفوا	″	۴	″	″
″	۵	اول میں	مضارع کے اول میں	″	۷	″	″
۶۴	۳	جر	جزم	″	۸	جاہیل	″
۶۵	۵	و	ہو	۸۵	۴	کیف تکلم	کیف تکلّم
۷۱	۹	تسر	تسفر	″	۱۰	لان	لئن

شیعہ دینیات
کلیہ جامعہ عثمانیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۵	۱۰	آکر	یعنی	۱۱۸	۱۱	نہین ہی	محض
۸۸	۹	ان	جان	۱۲۱	۱	اگسانے	اکسانے
″	۱۰	جاٹس	جالس	″	۵	رجل	اجل
۹۰	۵	یدخل	یدخول	۱۲۲	۱	اصل یاجیر	اجل یاجیر
۹۷	۵	معروف	معرف	″	۴	الم تقیم	الم یقیم
۱۰۸	۹	پاپ	باپ	۱۲۴	۹	تغیر	تفسیر
″	۱۱		جو قائم کرتے ہین نماز کو	۱۲۶	۱	حروف کو زیادت	حروف زیادت
۱۱۲	۳	ڈگا دے	ڈگمگا دے	۲۷	۷	اس	اسم
۱۱۸	۱۰	بالانفاق	بالاتفاق				